عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۲۷

عمرؓ مرادِ رسولؐ عمرؓ دعائے پیمبرؐ عمرؓ مقبول عمرؓ قابل و عمرؓ قبول و عمرؓ

اے انسان! کچھ آخرت کی فکر کر

پہلی اذان

علماء کرام کا مقام اور ذمہ داری

دنیا بھر کے قادیانیوں کو
۱۰۰۰۰۰ روپے کا انعامی
چیلنج
مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ
میں انگریز کا
"خود کاشتہ پودا ہوں"
جس کیلئے ہم حوالہ پیش کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں ہمارا دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمارے دعویٰ کو غلط ثابت کر کے ایک لاکھ روپیہ انعام حاصل کریں۔ اگر غلط ثابت نہ کر سکیں اور یقیناً ثابت نہیں کر سکتے تو انہیں چاہیئے کہ وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیجیں اور تاجدارِ ختم نبوتؐ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر اپنی عاقبت سنواریں
نوٹ: قادیانیوں کو سات دن کی مہلت ہے
ورنہ ان کا فرار تصور کیا جائے گا

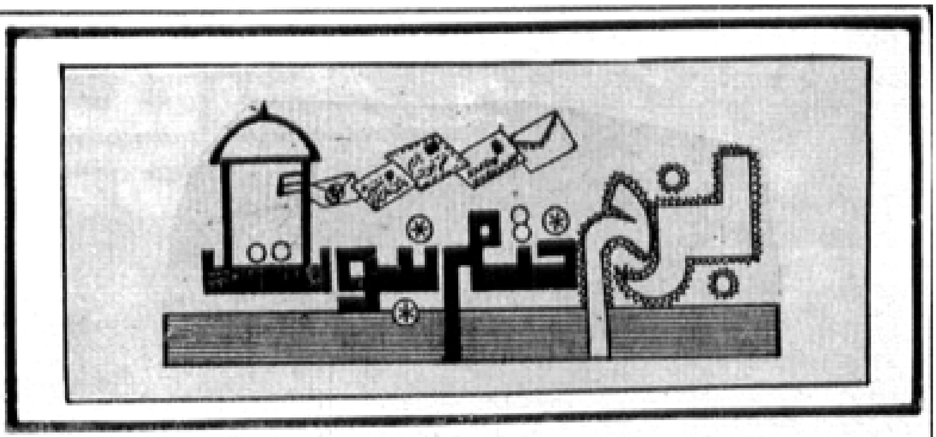

آغا خانیت کیا ہے

* نصرمن اللہ چترالی

آغا خانی مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مولانا عبدالرحمن چترالی کی کتاب "آغا خانی مذہب کی حقیقت" کا مطالعہ کرنے سے کافی آگاہی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ علماء کرام نے اور بھی کتابیں آغا خانی مذہب اور عقائد کے بارے میں مرتب کی ہیں۔ ان میں سے دو کتابوں کا مطالعہ بہت ضروری ہے (۱) جماعت خانہ سے مسجد تک "(۲) آغا خانیوں کے سیاسی عزائم" کیوں کہ ان کتابوں کے مطالعہ کے بغیر آغا خانی مذہب کے بارے میں آپ معلومات حاصل نہیں کر سکتے عام طور پر سادہ لوح مسلمان آغا خانیوں کو بھی مسلمان سمجھتے ہیں۔ کیوں کہ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان آغا خانیوں کے عزائم سے بے بہرہ ہیں۔ لہٰذا یہ علماء امت کا فرض ہے کہ مسلمانوں کو آغا خانی مذہب کے بارے میں اپنی تقریروں، اپنی تحریروں، وعظوں اور خطبوں میں مکمل طور پر روشنی ڈالیں۔ تاکہ مسلمان اس فتنہ عظیم کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ ورنہ یہ فرقہ عالم اسلام کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اس باطل فرقے کی سرکوبی کرنے میں ذرا بھی غفلت برتیں گے تو اس سے عالم اسلام کو بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے موجودہ آغا خان جو آغا خانیوں کا "انچاسواں امام ہے" جو اپنے آپ کو خدا اور ناطق قرآن، مشکل کشا کہتا ہے یہ بین الاقوامی بدمعاش ہے۔ جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے میں سرگرم عمل ہے۔ پاکستان کی معیشت پر اس نے پورا کنٹرول کیا ہوا ہے۔

سیالکوٹ میں قادیانیوں کی زیادتیاں

* صادق علی زاہد

۱۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو تحصیل پسرور کے محکمہ زراعت کے ایک اہلکار (فیلڈ اسسٹنٹ) کو محکمہ زراعت سیالکوٹ کے ایک اعلیٰ افسر نے محض اس لئے معطل کر دیا کہ وہ سنی مسلمان تھا۔ فیلڈ اسسٹنٹ عبدالستار نے اس دن کے لئے چھٹی کی تحریری درخواست بھی ایک دن قبل زراعت کے افسر کے نام بھیجی تھی۔ اہلکار مذکور کو اس روز ذاتی مجبوری تھی کہ وہ تنخواہ لینے بھی نہ آ سکا۔ فیلڈ اسسٹنٹ مذکور کو بغیر کسی انکوائری یک قلم معطل کر دیا گیا۔ حالانکہ اس نے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت کو ذاتی طور پر مل کر اپنی مجبوری کی داستان سنائی کہ وہ کیوں نہ اس روز ڈیوٹی پر حاضر ہو سکا۔ مگر سخت دل قادیانی افسر کے دل میں مسلمان ملازم کے لئے جذبۂ رحم کیسے بیدار ہو سکتا تھا؟

سیالکوٹ ضلع میں قادیانیوں کی بہت بڑی تعداد آباد ہے۔ آئے دن ان کی چیرہ دستیوں کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس غیر مسلم اقلیت کو اس کی حدود میں رکھنا حکومت کے لئے ناممکن ہے؟ اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز رکھنا حکومت کی کون سی مجبوری ہے؟ عینی شاہدوں کے مطابق زراعت سیالکوٹ کا مذکورہ افسر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اور اپنی پسند کے ملازم محکمہ میں بھرتی کرتا ہے۔ اور یوں محکمہ زراعت کے اندر اپنے عقیدے کی نشر و اشاعت کو فروغ دیتا ہے قانون کی دفعہ ۲۹۸ سی کے مطابق ایسے شخص کو تین سال تک کی سزائے قید اور جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اگر آئندہ یہ شخص اپنی سرگرمیوں سے باز نہ آیا تو ہم فدائین مجلس تحفظ ختم نبوت خود اس کو لگام دینے کی کوشش کریں گے۔

خوشاب میں ایک قادیانی کی پٹائی

* از: مظہر الحق شبان ختم نبوت خوشاب

محترم جناب قاری حنیف ندیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بفضل خدا یہاں حالات انشاء اللہ جماعت کے لئے سودمند ہیں۔ پچھلے دنوں میں ہمارے شبان ختم نبوت کے رضاکاروں نے قادیانیوں کے مبلغ کا تعاقب کیا۔ جس کے نتیجے میں اس کو تبلیغ کرتے ہوئے موقعہ پر ہی پکڑ لیا کچھ نوجوانوں نے اس کی خوب پٹائی کی۔ بعد ازاں اس کو حوالہ پولیس کر دیا۔ مزید پولیس کی پوچھ گچھ کے نتیجے میں اس سے کچھ کیسٹ بھی برآمد ہوئے۔ اس طرح اس پر دفعہ ۲۹۵c کے تحت مقدمہ درج کر کے چالان کر کے جیل بھجوا دیا گیا۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کے سرکردہ کارکن کی شادی گزشتہ دنوں ہوئی۔ جب انہوں نے شادی کارڈ چھپوائے تو اس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم، اور کچھ قرآنی آیات درج کیں۔ شبان ختم نبوت کے رضاکاروں کو جب پتہ چلا تو انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ جس کے نتیجہ میں اس پر مقدمہ ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے والد، پر بھی مقدمہ کر دیا گیا۔

ناجائز بچہ

* از: محفوظ احمد قائم خانی کوٹ غلام محمد

میں کافی سالوں سے رسالہ ختم نبوت پڑھتا ہوں۔

میرا ایمان یہ ہے کہ جو چیز خدا تعالیٰ رب العزت نے دنیا میں لوگوں اور انبیاء کرام بالخصوص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اس سے انحراف یا معمولی شک و شبہ بھی کرنا ایسا ہے۔ جیسے کفر کی صداقت کا یقین کر لینا۔ خدا کی قسم اس دنیا کو آخرت میں کوئی بچا سکتا ہے تو وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات انور ہے۔

لیکن اس دنیا میں شیطانی خصلت سے ایک ناجائز بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام غلام احمد رکھا گیا۔ پھر اس لعنتی نے خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

باقی صے ۲۷ پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ ختم نبوت

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۱۵ ارتا ۲۱ ر جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۵ ارتا ۲۱ ر دسمبر ۱۹۸۹ء شمسی۔
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 27

مدیر مسئول: عبد الرحمٰن باوا

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱۔ حمد باری تعالیٰ ———— ۴
۲۔ مرزا طاہر سمیت دنیا بھر کے قادیانیوں کو ایک لاکھ روپے کا چیلنج ———— ۵
۳۔ اے انسان کچھ آخرت کی فکر ———— ۶
۴۔ تحصیلِ علم کی فضیلت اور اس کی اہمیت ارشادِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ———— ۸
۵۔ اللہ کی راہ میں ملامت کرنے والوں کو جواب ———— ۹
۶۔ بی اماں مرحومہ ایک شیر دل خاتون ———— ۱۰
۷۔ عمرؓ قبول عمرؓ قابل و عمرؓ مقبول ———— ۱۲
۸۔ حضرت مولانا مرتضیٰ محمد صاحب رحؒ ———— ۱۴
۹۔ معجزات حضرت عیسیٰ ؑ رسولِ ربانی اور اقوال مرزائے قادیانی ———— ۱۸

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ

سالانہ ———— ۱۵۰ روپے
ششماہی ———— ۷۵ روپے
سہ ماہی ———— ۴۵ روپے
فی پرچہ ———— ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۳۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

● حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ———— مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا
● مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ———— پاکستان
● حضرت مولانا محمد یونس صاحب ———— بنگلہ دیش
● مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ———— برما
● شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ———— متحدہ عرب امارات
● حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ———— جنوبی افریقہ
● حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ———— برطانیہ
● حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ———— کینیڈا
● حضرت مولانا سعید انگار صاحب ———— فرانس

نارتھ امریکہ

○ وینکوور ———— جمال عبد الستار
○ ایڈمنٹن ———— عامر رشید
○ وینی پیگ ———— میاں حمید
○ ٹورنٹو ———— حافظ سعید احمد
○ مونٹریال ———— آفتاب احمد
○ واشنگٹن ———— کرامت اللہ
○ شکاگو ———— محمد عبد الغنی
○ لاس اینجلس ———— نزل سعید
○ سیکرمینٹو ———— چوہدری محمد شریف گوری

بیرون ملک نمائندے

○ قطر ———— قاری محمد اسماعیل بشیدی
○ دوبئی ———— قاری محمد اسماعیل
○ ابوظبہی ———— قاری وصیف الرحمٰن
○ برما ———— محمود یوسف
○ باربیڈوس ———— اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ ———— لے ایکو انصاری
○ برطانیہ ———— محمد اقبال
○ اسپین ———— راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک ———— محمد ادریس
○ ناروے ———— میاں اشرف جاوید
○ افریقہ ———— محمد نذیر افریقی
○ ماریشس ———— محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ ———— اسماعیل ناخدا
○ ری یونین فرانس ———— عبد الرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش ———— محی الدین خان
○ مغربی جرمنی ———— مشتاق الرحمٰن
○ سنگاپور ———— سید ذبیر حسن بخاری

حمد باری تعالیٰ جل جلالہٗ

از قلم:۔ سید سلمان احمد عباسی ٹوبہ ٹیک سنگھ

میں بوقتِ سحر اک چمن میں گیا
ہر طرف دلربا تھا سماں نور کا
پھول تھے ٹہنیوں پر کھلے جا بجا!
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کرکے وضو
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

پوچھا گل سے میں نے کہ اے خوبرو!
کس کی بو تجھ میں ہے، کس کی رنگت ہے تو
تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی خو
بولے غنچے چٹک کر مرے روبرو!!
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

پوچھا قمری سے میں نے کہ اے خوش ادا
سرو پر بیٹھ کر تو یہ گاتی ہے کیا
ہنس کے بولی "جو ہے مالکِ دوسرا
ہے اسی ذاتِ حق سے مری گفتگو"!!
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

میں نے کوئل سے پوچھا کہ اے خوش نوا!
اپنی کوکو کا کچھ مجھ کو مطلب بتا!
بولی میں اس کی کرتی ہوں حمد و ثناءؔ!
وہ جو ہے مالک و خالقِ رنگ و بو
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

پوچھا سورج سے میں نے کہ یہ تو بتا
کس کے ہے پرتوِ حسن کی یہ ضیا
کس کی برقِ تجلی سے تو جل گیا!!
جل کے بولا کہ اتنا بھی سمجھا نہ تو
اللہ اللہ، اللہ، اللہ،

بیٹھا اک دن فقیروں کی محفل میں جا!
عابدوں کا زاہدوں کا تھا واں جمگھٹا!!
کوئی سجدہ میں تھا، کوئی محوِ دعا،
اور وہ مل کے تھے کر رہے ذکرِ ہو!
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

ساری دنیا فسانے سنائے ترے!!
آبشاروں کے لب پہ ترانے ترے
بادلوں میں چھپے ہیں خزانے ترے
تیری رحمت کے ساماں ہیں چار سو!
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

سارے حیوان اور سب شجر سب حجر
کس کی تسبیح کرتے ہیں شام و سحر
بندگی کس کی کرتے ہیں جن و بشر
کس کے طالب ہیں سب، کس کی ہے جستجو!!
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

انجم و کہکشاں اور شمس و قمر
نور و نار، ابر و باد اور سب بحر و بر!!
انبیاءؑ، اولیا اور خیر البشرؐ کا!!
مُلکہٗ، مِلکہٗ، خَلقہٗ، عَبدہٗ!!
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

گرچہ سلمان بندہ گنہگار ہے!!!
نفس و شیطان کے پھندوں سے ناچار ہے
تیری رحمت کا لیکن طلب گار ہے!!
کیوں کہ قرآں میں ہے حکم لَا تَقْنَطُوْا!!!
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ،

اداریہ

مرزا طاہر سمیت دُنیا بھر کے قادیانیوں کو ایک لاکھ روپے کا چیلنج

مرزائے قادیانی نے بے شمار دعوے کئے جو سراسر جھوٹ، دغا بازی اور مکروفریب پر مبنی تھے۔ اس نے کہا کہ سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" اور پھر کہا کہ قرآن کریم کی جو یہ آیت کریمہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہٗ۔ اس کا مصداق میں ہوں۔ اور خدا نے اس آیت میں میرا نام محمد رکھا اور رسول بھی (العیاذ باللہ) اس نے چند قدم اور چھلانگ لگا کر یہاں تک بھی کہہ دیا کہ میں مالک کن فیکون اور عین اللہ ہوں۔

یہ تو اس کے بڑے دعاوی تھے۔ دیگر دعاوی میں یہ بھی شامل ہیں کہ میں مہدی اور مسیح بھی ہوں۔ آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے پیغمبر اور رسول مبعوث ہوئے وہ تمام میرے نام رکھ دیئے۔ غرضیکہ (بقول اس کے) میں تمام پیغمبروں کا جامع ہوں۔ اور ان تمام پیغمبروں کی خوبیاں اور کمالات مجھ میں جمع ہو گئے۔ (العیاذ باللہ) مرزائے ملعون و زندیق ایک بدکردار، بداطوار، اور بدزبان شخص تھا۔ اس مردود نے یہ تمام دعاوی انگریز کے اشارے پر کیئے۔ اس نے بقلم خود یہ تحریر کیا ہے کہ میں نے انگریز کی حمایت میں اتنی کتابیں اشتہارات اور رسائل لکھے ہیں کہ اگر وہ تمام جمع کئے جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

مرزا قادیانی کے سچ اور جھوٹ کو پرکھنے اور جانچنے کیلئے یہی بات کافی ہے۔ کیوں کہ یہاں مرزا قادیانی دجال و کذاب نے یہاں مبالغہ آرائی اور کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ہمارے پاس اس کی تمام کتابیں اور رسائل موجود ہیں۔ ان سے پچاس الماریاں تو کجا الماری کا ایک خانہ بھی نہیں بھرتا۔

پھر وہ دور جب مرزائے قادیانی نے یہ دعاوی کئے انگریز کا دور تھا۔ اس وقت نہ صرف برصغیر بلکہ پوری دنیا میں آزادی کی جنگ لڑی جا رہی تھی۔ اس شیطان کے چیلے نے جہاد کو حرام قرار دیا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت مسیح علیہ السلام کا جب دنیا میں ظہور و نزول ہوگا۔ تو وہ کفار کے ساتھ جہاد کریں گے۔ اس بھڑوے نے مہدی اور مسیح کے ظہور و نزول کی سب روایتوں کو بے اصل قرار دے کر یہ بکواس بکی ہے

ع اب چھوڑ دو اے دوستو! جہاد کا خیال ۔ دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال!

مرزا قادیانی کے اسی فرسودہ اور خود ساختہ خیال اور اس کے دعوائے نبوت پر تبصرہ کرتے ہوئے مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا۔

وہ نبوت ہے مسلماں کیلئے برگ حشیش ہے
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام!

(یعنی جس نبوت میں جہاد نہیں وہ مسلمان کے لئے بھنگ کے پتے کی حیثیت رکھتی ہے۔)

الغرض مرزائے قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کو مجدد، مہدی، مسیح اور نبی تو کجا ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ (اس کے بھڑوے پن اور عدم شرافت پر بے شمار شواہد اور دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں) وہ اصل میں کیا تھا۔ کیا نہیں تھا۔ اس پر ہم گذشتہ سطور میں ذکر کر آئے ہیں۔ کہ اس نے نبوت کا ڈھونگ محض انگریز کے اشارے پر رچایا۔ بلکہ اس نے جس نام نہاد اسلام کی دعوت دی۔ انگریز کی اطاعت اور کاسہ لیسی اس نام نہاد اسلام کا ایک اہم جزو ہے۔ جس کے لئے ہم ہر وقت حوالہ مع کتاب کے صفحہ کا عکس پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خود کو انگریز کا "خود کاشتہ" پودا لکھا۔

خود کاشتہ پودا اسے کہا جاتا ہے۔ جسے اپنے ہاتھوں سے لگایا جائے۔ ظاہر ہے کہ جو انسان پودا لگاتا ہے۔ اس کی دیکھ بھال اور آبیاری بھی کرتا ہے۔ بڑی بڑی کوٹھیوں اور مکانات میں پودے لگائے جاتے ہیں۔ جو لگاتا ہے۔ وہ اس کی نگہبانی بھی کرتا ہے۔ انگریز نے یہ پودا لگایا۔ اور وہ آج تک اس کی نگہبانی اور اس خود ساختہ پودے کی ہر طرح سے حفاظت کر رہا ہے۔ شاید قادیانی یہ کہیں کہ ہمارے مرزا نے کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں، علماء کرام کا اس پر الزام ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ اور ہمارا دنیا بھر کے قادیانیوں کو بشمول قادیانی پیشوا مرزا طاہر

باقی صـ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

اے انسان!

کچھ آخرت کی فکر کر

تحریر: محمد اقبال، حیدر آباد

آخرت کی فکر نہیں رہی، مرنے کے بعد زندگی کا دھیان نہیں رہا۔ اس لئے آج مسلمان حیوانیت کی سطح پر آچکا ہے۔ اور فکر آخرت اور نجات سے بے نیاز ہو کر جرائم و مظالم کے بچھوؤں اور برائی کا خوشنما انگاروں سے کھیل رہا ہے۔ بڑھتے ہوئے آواز مادہ پرستانہ جذبات ہی کے طفیل ان دیکھے خدا پر یقین واعتماد متزلزل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت سے سینے خالی ہوتے جارہے ہیں۔ مقصد زیست سے بے خبری، احساس آخرت اور یوم حشر کے محاسبے سے دل و دماغ کی کامل آزادی نے انسان کو حیوانیت کی سطح پر لا کھڑا کر دیا ہے۔ خدا شناسی اور خود شناسی سے محرومی نے انسان کو اسفل السافلین کی منزل پر پہنچایا ہے۔

دیانت، اخلاق، راستی، حیا، عصمت، خدا ترسی، ہمدردی، بھائی چارہ، فرض شناسی اسلام کے مایہ ناز مطلوب خصائل ہیں۔

لیکن اولاد اپنے والدین کی، شاگرد اپنے استاد کی مؤدب و فرمانبردار نہیں رہے۔ دوستوں کی دوستی میں خلوص نہیں رہا۔ باہمی تعلقات میں خوش اطواری اور مروت نہیں رہی۔ عوامی معاملات میں ہمدردی اور حسن اخلاق کی رعنائی نہیں۔ بیکسوں اور مصیبت زدوں کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی کا احساس نہیں رہا۔ مردوں میں قوامیت، خود اعتمادی، عزت نفس، غیرت اور بلند اخلاق کی روح نہیں۔ عورتوں میں وفا و عصمت اور حیا کا پاس نہیں رہا۔ لذت پرستی، عیاشی، تن آسانی اور کوتاہ ہمتی نے مسلمانوں میں فکر آخرت ختم کر دی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی تکالیف و قربانیاں بھول بیٹھا ہے۔ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون سا منہ لیکر جائے گا۔

اے مسلمان! تو دنیا بنانے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ آخرت بنانے کے لئے آیا ہے۔

ہمارے ہادی و رہبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے بلکہ ہر معاملہ میں دائیں کو ترجیح دیتے۔ مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھتے۔ جوتا پہنتے وقت، سر میں کنگھی کرتے وقت دائیں جانب سے ابتداء فرماتے، سرمہ لگاتے وقت داہنی آنکھ سے شروع کرتے۔ غرض یہ کہ ہر معاملہ دائیں کو فضیلت دیتے۔ آپ کا مبارک دستور یہ تھا۔ کہ کھانے سے پہلے باادب بیٹھتے، کھانے کا احترام کرتے۔ نہ تکیہ لگا کر کھاتے نہ متکبرانہ نشست اختیار فرماتے۔ باادب بیٹھتے، کھانے کا احترام کرتے، اگر کھانے میں کوئی چیز زمین پر گر جاتی تو اسے اٹھا لیتے۔ کھانے میں عیب نہیں ڈھونڈتے۔

مگر یہ فکر آخرت سے مغربی تہذیب و تمدن کا گرویدہ طبقہ اکل و شرب کے اسلامی اور نبوی آداب سے نفور ہے۔ اسے ادائے نبوت پسند نہیں اتباع رسول صلی اللہ میں سبکی اور عار محسوس کرتا ہے۔ لیکن تقلید فرنگ میں فخر و سرور، چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کو تہذیب و ارتقاء کی علامت سمجھتے اور حیوانوں کی طرح کھڑے ہو کر اور چل پھر کر کھانے پینے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا، تھوکنا، ناک صاف کرنا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ان لوگوں کا معمول بن چکا ہے۔ غرض یہ کہ زندگی کے ہر معاملے میں اسلامی آداب و اطوار اور نبوی سیرت و کردار سے کھلی بغاوت کی صورت نمایاں ہو چکی ہے۔

آج مسلمانوں میں اسلام کے لئے کوئی تڑپ نہیں۔ کوئی طلب نہیں، اگر طلب ہے تو جائیداد کی ہے۔ طلب ہے تو بینک بیلنس کی ہے۔ طلب ہے تو مکان کی ہے۔ طلب ہے تو کار کی ہے۔ اور اس سے فسادات پھیل رہے ہیں۔ مالداری تو فرعون اور قارون کی میراث ہے۔ بھلا مسلمانوں کا اس سے کیا واسطہ؟

مگر دولت میں پھنس کر مسلمان آخرت کو بھول گئے۔ اللہ کو بھول گئے، اور اس کی نافرمانیوں میں لگ گئے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص دنیا کو محبوب رکھے گا، اپنی آخرت کو خراب کرے گا۔ اور جو آخرت کو محبوب رکھے گا، اپنی دنیا کو خراب کرے گا۔ لہٰذا تم فانی چیز کو باقی پر ترجیح دو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ ایک مسکین یا مسافر ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ اگر شام ہو تو صبح کی امید نہ کرو۔ اور اگر صبح ہو تو شام کی امید نہ کرو۔ اور صحت میں بیماری کا سامان کرو اور زندگی میں موت کا۔

حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- دنیا اس کا گھر نہیں (یعنی اس نے دنیا کو اپنا گھر بنالیا کیوں کہ دنیا کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اور آخرت کے لئے کوشش نہیں کی جو وہاں مکان ملے) پھر فرمایا دنیا اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں۔ اور دنیا کے لئے وہ جمع کرتا ہے۔ جس کے پاس عقل نہیں (احمد بیہقی)

گھر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- کہ صرف اس قدر چھوٹے گھر کا سوال نہ ہوگا

جو بال کی طرح بہت ہی چھوٹا ہو۔ جس میں مشکل سے داخل ہو سکے۔

مگر ہم کو صبر نہیں آتا بڑے سے بڑا مکان ہو، دو منزلہ ہو، پختہ ہو، دروازہ پختہ ہو اور بڑا ہو۔ مگر ہم کو صبر نہیں آتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم آخرت سے غافل ہو کر دنیا کی چیزوں میں لگ کر اپنے ذمہ حساب بڑھا رہے ہیں۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ بالاتفاق نبیوں کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جنت کے سب دروازوں سے بلائے جائیں گے۔ اور امت محمدیہ میں جنت میں سب سے پہلے ابوبکر داخل ہوں گے۔ (مشکوٰۃ)۔

ان سب فضیلتوں کے باوجود آخرت کے لئے اتنے فکرمند تھے۔ کہ یوں فرماتے تھے، کاش میں کوئی درخت ہوتا۔ جسے کاٹ کر پھینک دیا جاتا۔ کبھی فرماتے کہ کاش میں کوئی گھاس ہوتا۔ جسے جانور کھا جاتے۔ (اور آخرت کے حساب کتاب سے بچ جاتا) کبھی فرماتے تھے کاش میں کسی مومن کا بال ہی ہوتا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک باغ میں تشریف فرما تھے۔ وہاں ایک جانور پر نظر پڑی (جو مزے سے درختوں کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا) اس جانور کو دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا اور فرمایا کہ اے جانور تو کس قدر مزے سے کھاتا پیتا ہے۔ اور درختوں کے سائے میں پھرتا ہے۔ اور آخرت میں تجھ کو کوئی حساب کتاب نہیں۔ کاش ابوبکر تجھ جیسا ہوتا

دیوان علیؓ کے نام سے جو ایک کتاب مشہور ہے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر نقل کیا ہے جس سے ان کا فکر آخرت معلوم ہوتا ہے۔ شعر کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

کاش میری والدہ مجھے نہ جنتی، کاش میں بچہ ہی ہوتا اور بچپن ہی میں اس دنیا سے چلا جاتا۔ (تاکہ حساب کتاب سے بچ جاتا) کاش میں گھاس ہوتا جسے جنگلی جانور کھا جاتے۔

اس چند روزہ دنیا کی زندگانی میں آنا اتنا یقینی نہیں ہے۔ جتنا جانا یقینی ہے۔ دن رات جو ہم دیکھتے ہیں کہ جو دنیا میں آرہا ہے۔ وہ اگلے جہان جارہا ہے۔ جو کل بڑے بڑے مغرور اور فرعون بنے بیٹھے تھے۔ وہ آج منوں مٹی تلے دبے ہوئے ہیں۔ اسی طرح جو آج زندگی سے لطف حاصل کر رہے ہیں۔ وہ کل نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہمیں ہر وقت موت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

حدیث میں ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کا مقصد آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اپنی غنا پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اس کے تمام معاملات مجتمع کر دیتا ہے۔ اور دنیا اس کے پاس یوں آتی ہے جیسے وہ سرنگوں ہو اور اس کا مقصد دنیا بن جائے۔ تو حق تعالیٰ اس کی احتیاج اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے۔ اور اس کے تمام معاملات انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اسے دنیا اتنی ملتی ہے۔ جتنا اس کا مقدر ہو، دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے، تو وہ ہر شام کو بھی فقیر ہوتا ہے۔ اور ہر صبح کو بھی فقیر ہوتا ہے۔ اور کوئی بندہ حق تعالیٰ کی طرف اپنے دل سے متوجہ نہیں ہوتا۔ مگر حق تعالیٰ مومنین کے قلوب کو اس کی طرف محبت اور رحمت سے مطیع اور فرمانبردار بنا دیتا ہے۔ اور حق تعالیٰ ہر بھلائی کے ساتھ اس کی طرف بڑی سرعت اور تیزی سے متوجہ رہتا ہے۔ (ترمذی بحوالہ جمع الفوائد ص ۲۴۸)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ ان کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا بے شک وہ چیز جس کو تم لوگوں پر خطرہ محسوس کرتا ہوں۔ یہ ہے کہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ تم پر دنیا کی تازگی اور زینت کھول دے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک ایسا اعرابی کھڑا ہوا جس کی طبیعت میں سختی کے آثار تھے اس نے عرض کیا رسول اللہؐ! ہم کو قحط سالی کھا گئی۔ آپؐ نے فرمایا مزے کی زندگی کیسے گزاروں حالانکہ صور والے فرشتے نے صور کو منہ میں لے رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف کان لگا رکھا ہے۔ اور پیشانی جھکا رکھی ہے۔ اور اس انتظار میں ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم صادر ہو جائے۔ اور میں فوراً پھونک دوں۔ (ترمذی)

حضرت ابی کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب تہائی رات باقی رہ جاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ پہلا صور پھونکا جانے والا ہے۔ اور دوسرا پھونکا جائے گا۔ موت آپہنچی ہے۔ سختیاں لیکر موت آپہنچی ہے۔ اپنی سختیاں لے کر۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ اپنے گھر لیپ رہا تھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا:۔ اے عبداللہ یہ کیا کر رہے ہو؟

میں نے کہا یا رسول اللہ یہ تھوڑا سا گھر درست کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: موت اس سے پہلے آجانے والی ہے۔ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جو یہاں بوئے گا۔ وہی آخرت میں کاٹے گا۔

جو گندم بوتا ہے۔ وہ گندم ہی کاٹتا ہے۔ جو چاول بوتا ہے وہ چاول ہی کاٹتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی آلو بو کر آم کاٹے۔ اور چنے کے بیج سے گندم حاصل کرے۔ اسی طرح بداعمال

باقی ص ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

تحصیل علم کی فضیلت واہمیت

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

تحریر
محمد یونس صاحب

• دانائی مومن کی گمشدہ چیز ہے۔ جہاں اس کو پائے حاصل کرے۔

• جس شخص نے علم کی طلب میں ایک راستہ طے کیا وہ جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پہ چلا۔

• فرشتے طالب علموں کے کام سے خوش ہوکر اپنے بازو اس کے لئے بچھاتے ہیں۔

• علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

• ماں کی گود سے لیکر قبر میں جانے تک علم حاصل کرو۔

• عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسی کہ مجھے تم میں سب سے معمولی شخص پہ۔

• علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

• جس نے ایک عالم کی عزت کی اس نے ستر نبیوں کی عزت کی۔ (امام غزالی کے تعلیمی نظریات)

• اور جس نے ایک طالب علم کی عزت کی۔ اس نے ستر شہیدوں کی خدمت کی۔

• علم حاصل کرنا عبادت حاصل کرنے سے افضل ہے۔

• علم اسلام کی زندگی اور مذہب کا رکن ہے۔

• علم خزانہ ہے۔ اور سوال کرنا اس کی کنجی ہے۔

• پس اے مسلمانو! خدا تم پر رحم کرے۔ اکثر پوچھ گچھ کرتے رہو، کیوں کہ اس میں چار آدمیوں کو ثواب ہوتا ہے۔ ایک سوال کرنے والے کو دوسرے جواب دینے والے کو تیسرا سننے والے کو چوتھا اس شخص کو جو ان سے محبت کرتا ہے۔

• علم مسلمان کا دوست ہے۔ عقل اس کا رہنما ہے۔ اور عمل اس کی قیمت ہے۔

• علم میری اور ان پیغمبروں کی میراث ہے جو مجھ سے پہلے گذرے ہیں۔

• علم اور مال ہر عیب چھپا دیتے ہیں اور جہالت و مفلسی ہر ایک عیب کو نمایاں کر دیتی ہے۔

• عالم اور علم سیکھنے والا دونوں بھلائی میں شریک ہیں۔ اور ان کے سوا اور آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ (روح اسلام)

• علماء روئے زمین کے چراغ ہیں۔ اور انبیاء کے جانشین اور ان کے وارث ہیں۔

• جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے عالموں میں اضافہ کر دیتا ہے۔ اور جاہلوں کی تعداد کم کر دیتا ہے۔

• قیامت کے دن سب اس شخص کی ہوگی جو دنیا میں علم حاصل کر سکتا تھا۔ مگر اس نے حاصل نہیں کر سکا۔

• جو آدمی علم تلاش کرتا ہے۔ اور اسی حالت میں مر جاتا ہے۔ وہ شہید ہوتا ہے۔

• جاہلوں کے گروہ میں جو آدمی علم حاصل کرتا ہے۔ وہ مردوں میں ایک زندہ شخص ہے۔

• عالم کی موت رخنہ ہے۔ جو قیامت تک نہیں بھرتا۔

• عالموں کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔

• مسلمان عالموں کی تعظیم کیا کرو، کیوں کہ پیغمبروں کے وارث ہیں۔ جو کوئی ان کی تعظیم کرتا ہے۔ وہ خدا اور رسول کی تعظیم کرتا ہے۔

• عالموں کی مثال آسمانوں کے ستاروں جیسی ہے۔ کہ ان کی مدد سے خشکی اور تری کی تاریکیوں میں رستہ دکھائی دیتا ہے۔ پھر جب ستارے دھندلا جاتے تھے۔ تو راستے چلنے والے رستے سے بھٹک جاتے ہیں۔

• انسان کا جمال اس کی زبان کی فصاحت ہے۔

• عالم کو اوروں پر ایسی فضیلت حاصل ہے، جیسی فضیلت کہ نبی کو اس کی امت پر ہوتی ہے۔

• جو کسی علم کو اس لئے سیکھتا ہے۔ کہ اس سے اسلام کو زندہ کرے۔ اس میں اور انبیاء میں جبکہ وہ جنت میں جائیں گے صرف ایک درجہ کا فرق ہے

• دو طرح کے آدمیوں کا پیٹ کبھی بھرتا۔ ایک اس آدمی کا جو علم کی تلاش کرتا ہے۔ دوسرا اس آدمی کا جو علم کی تلاش میں ہو۔

• جس علم سے کوئی فائدہ نہ پہنچے وہ مثل اس خزانے کے ہے۔ جس سے کچھ خرچ نہ کیا جائے۔

• جو آدمی علم کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس پر دنیا کی ہر چیز لعنت کرتی ہے۔

• مسلمانو! تم جو چاہو علم حاصل کرو، مگر خدا تم کو اس سے فائدہ نہ پہنچائے گا۔ جب تک کہ اس پر عمل نہ کرو۔

• جو آدمی کسی فائدہ رساں علم کو پوشیدہ کرتا

ہے۔ قیامت کے دن خدا اس کے منہ میں آگ کی لگام دے گا۔

• حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں۔ کہ علم سکھاؤ۔ اس لئے کہ لئے کہ علم کا سیکھنا نیکی ہے۔ اور اس کا طلب کرنا عبادت ہے۔ اور اس کا مذاکرہ کرنا تسبیح ہے۔ اور اس پر بحث کرنا جہاد اس کا خرچ کرنا تقرب الٰہی کا ذریعہ اور نہ جاننے والے کو بتانا صدقہ جاریہ ہے۔

• حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہزار شب بیدار روزہ دار کا مر جانا ایک ایسے عالم کی موت سے کم ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حلال و حرام کا ماہر ہو۔

• حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت کمیلؓ سے فرمایا اے کمیلؓ علم دولت سے بہتر ہے۔ علم ہے۔ علم پاسبانی کرتا ہے۔ اور دولت کی تمہیں پاسبانی کرنا پڑتی ہے اور علم حکمران ہوتا ہے۔ اور دولت پر حکمرانی کی جاتی ہے اور دولت خرچ ہونے سے کم ہوتی ہے۔ اور علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

• حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے۔ جو علم حاصل نہیں کرتا۔ اور اس کے باوجود اپنے آپ کو عزت کئے جانے کا مستحق سمجھتا ہے

• امام شافعیؒ نے فرمایا کہ علم کی تحصیل نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

• حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ انسان کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے ہر چیز دعا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مچھلی سمندر میں دعا کرتے میں مصروف رہتی ہے۔

• علامہ زرنوجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تحصیل علم سے رضائے خداوندی اور دار آخرت کی طلب جہالت کے ازالے دین کے احیاء اور

باقی صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ کی راہ میں ملامت کرنیوالوں کو جواب

شاہین اقبال اثر۔ کراچی

آج کل یہ بیماری عام ہے کہ اگر کوئی نیک بخت انسان معصیت کی زندگی کو خیرباد کہہ کر علماء کی مجالس میں آنا جانا شروع کر دے داڑھی رکھ لے۔ شلوار ٹخنوں سے اونچی کرلے بال اور لباس سنت کے مطابق بنالے تو اسے مختلف القابات سے نوازا جاتا ہے۔ مثلاً مولانا صاحب، ملا جی، حاجی صاحب، صوفی جی وغیرہ وغیرہ کچھ لوگ تمسخر کے انداز میں کوئی جملہ کس دیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ

ع اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہل دل
ہم وہ نہیں ہیں جن کو زمانہ بنا گیا

یہ سوچ لینا چاہیئے کہ

ع - نہ گھبرا کوئی دل میں گھر کر رہا ہے
مبارک کسی کی دل آزاریاں ہیں

اور انہیں بزبان حال یہ جواب دینا چاہیئے کہ

ع اے دنیا والو مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو
تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنا دے

یا پھر

ع میرے حال پہ تبصرہ کرنے والو!
تمہیں بھی اگر عشق یہ دن دکھائے

اور پھر یہ تصور لیکر کہ ہمیں تو صرف الفاظ کے تیر سہنے پڑ رہے ہیں۔ جبکہ دو جہاں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے پتھر مارے صرف اسی دین کے لئے طائف کے بازاروں میں آپ کو لہولہان کر دیا گیا۔ تو ہماری کیا حیثیت ہے۔ ہمیں تو یوں کہنا چاہیئے

ع سارا جہاں خلاف ہو پروا نہ چاہیئے
پیش نظر تو مرضی جاناں چاہیئے

کیوں نہ اس کے لئے

ع میرے دوست چھوڑ دیں مجھے کوئی مہرباں نہ پوچھے
مجھے میرا رب ہے کافی مجھے کل جہاں نہ پوچھے!
شب و روز میں ہوں مجذوب اور یاد اپنے رب کی
مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے!

کیوں کہ

ع اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
جو تو میرا تو سب میرے فلک میرا زمیں میری

اور میں کہتا ہوں کہ اگر انسان اس راہ میں ثابت قدم رہنے کی ٹھان لے تو انشاء اللہ ایک وقت ایسا ضرور آئے گا۔ کہ وہی لوگ جو صالح بننے پر تضحیک اور تمسخر کرتے تھے۔ آپ سے اپنے لئے اور اپنی اولاد وغیرہ کے لئے دعائیں کروائیں گے۔ اسی لئے تو اقبال نے کہا ہے کہ

ع تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے!

اور جب عشق حقیقی کا عقاب بلندی پر پرواز کرنے لگتا ہے۔ تو

ع لاکھ جھڑکو اب کہاں اٹھتا ہے دل
ہو گئی اب تو محبت ہو گئی

پھر انسان بزبان حال یوں کہتا ہے کہ

ع ساری دنیا گری لگا ہوں سے
کوئی آیا ہے دل کے خانے میں

اور پھر راہ حق میں روڑے اٹکانے والوں کو یہ

باقی صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بی امّاں مرحومہ

ایک شیر دِل خاتون

برصغیر ہند و پاکستان کی تحریک آزادی کے نامور سپوت مولانا شوکت علی و مولانا محمد علی سے آج کون واقف نہیں۔ لیکن حریت کے ان علمبرداروں نے جس آغوش میں آنکھ کھولی اور پروان چڑھے اور جن کی بے پناہ توجہ، محبت و تربیت نے ان دونوں بھائیوں کو افق عالم پر چمکایا آج اس شخصیت سے کم لوگ واقف ہیں۔ بی اماں مرحومہ ان خوش قسمت ماؤں میں سے ایک تھیں۔ جنہیں علی برادران جیسے چشم و چراغ ملے۔ آئیے دیکھیں کہ ان چراغوں کو جس منبع نور سے روشنی حاصل ہوئی۔ اس کی سیرت و کردار کیا تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن نگرامی مرحوم کے بی اماں سے متعلق کچھ تاثرات ۱۹۲۲ء میں گوہر جدید کلکتہ میں شائع ہوئے تھے۔ ان سے کچھ اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

بی اماں ۱۸۵۷ء میں پانچ برس کی تھیں۔ یہ وہ زمانہ ہے۔ جبکہ ہندوستان میں مسلمانوں کا قافلہ لٹ چکا تھا۔ اور ان کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ تجارت و صحیح اسلامی علم مفقود ہو چکی تھی۔ پھر بھی دہلی، مراد آباد، رامپور، اور اس کے گرد و نواح میں اونچے درجے کے شرفاء میں تربیت کی سخت پابندی تھی۔ خدا اور رسول کی محبت کا ہر گھر میں چرچا تھا۔ سلف کے طریقہ کی عظمت تھی۔ اور انہیں کا طریقہ معاش پسند کیا جاتا تھا۔ بی اماں میں ان تمام چیزوں کی جھلک پائی جاتی ہے۔ اور وہ قدیم تربیت کی ایک عمدہ اور بہترین مثال ہیں۔

بی اماں علوم عقلیہ میں کوئی کمال نہ رکھتی تھیں۔ اور عام اصطلاح کے لحاظ سے وہ کوئی صاحب ولیہ نہ تھیں۔ لیکن اگر اخلاق کی خوبی، خدا اور رسولؐ کی محبت، اسلام کا درد، پیروی طریقۂ سلف کی خواہش اور سب سے بالاتر تصنع و تکلف سے برأت کوئی چیز ہے تو بے شبہ وہ اس عہد میں نہ صرف عورتوں بلکہ مردوں کے لئے بھی باعث تقلید ہیں۔

دوران گفتگو میں انہوں نے زیادہ تر پرانے طریقوں کو اختیار کرنے پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ شوکت و محمد کو میں برابر تعلیم کے زمانہ میں وضع قطع تراش و فراش میں پرانی روش کو نہ چھوڑنے کے لئے کہتی رہی۔ لیکن اس زمانہ میں کچھ ہوا ایسی چلی کہ انہوں نے میری بات پر کان نہ دھرا۔ الحمد للہ اب وہ راہ راست پر آگئے۔ قدیم زمانہ کی بوڑھی اور سیدھی سادی عورتوں کی طرح انگریزی حکومت کو وہ نئی تراش کے لفظوں سے کم یاد کرتی تھیں۔ اور زیادہ تر فرنگی کا لفظ استعمال کرتی تھیں۔ اس جملہ کو انہوں نے کئی بار دہرایا۔ کہ میرے بھائیو! فرنگی چال چلن کو خیرباد کہو۔ اپنے بزرگوں کا رویہ اختیار کرو۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے فرمایا کہ جب تحریک کے بعد لوگ فرنگیوں کی طرف جھکے اور ان کے چال چلن اختیار کرنے لگے۔ تو اگلے زمانے کے دیکھے ہوئے کہا کرتے تھے۔ کہ ان کی نوکریوں کو قبول نہ کرو۔ فرنگیوں کے انعام نہ لو یہ ان کا جال ہے۔

علی برادران کا ذکر آ جانے پر بی اماںؒ نے ان دونوں بھائیوں کی خدمت کا انکساری اور عاجزی کے لہجے میں ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اس وقت دونوں بھائی جیل میں جو مصیبتیں اٹھا رہے ہیں۔ وہ اسلام کی راہ میں بہت ہی کم ہیں۔ ہمارے پیغمبر صاحب کو تو بڑی تکلیفیں ہوئیں۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ آج شوکت و محمد جو کر رہے ہیں۔ وہ خدا کی خاص عنایت و مہربانی ہے۔

فرمانے لگیں کہ جب ان کے باپ گذر گئے۔ تو محمد علی سوا برس کا تھا۔ شوکت کوئی پانچویں کا ہوگا۔ اللہ نے بڑی مشکلوں سے ان کی پرورش کرائی۔ میں جب حج کو گئی۔ تو طواف بیت کے بعد غلاف کعبہ کو تھام کر عرض کیا۔ کہ اے میرے پروردگار تو نے محض اپنے فضل سے ان بچوں کی پرورش کروائی۔ میں اس قابل نہ تھی۔ اب اتنی دعا ہے۔ کہ ان کو سچا مسلمان بنا دے۔ اللہ نے تو ان دونوں بھائیوں کو اپنی راہ میں لگا لیا۔ اب ایک ذوالفقار علی رہ گیا ہے جو ان دونوں سے تیز ہے۔ خدا اس کو بھی سیدھی راہ دکھا۔

بی اماں نے تمام تر گفتگو نہایت سنجیدگی و متانت سے فرمائی۔ لیکن جب خلافت اور مسلمانوں کی تباہی کا ذکر کرنے لگیں۔ تو میں نے دیکھا کہ جوش کی وجہ سے ان کے بوڑھے اور لاغر ہاتھ کانپنے لگے تھے۔ اور ان کے چہرہ پر غم و غصہ کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ فرمانے لگیں کہ جب شوکت و محمد گرفتار ہو گئے۔ تو میں بڑھیا، اپاہج جس کو چارپائی سے اٹھنا دشوار تھا۔ کراچی جانے کو تیار ہو گئی۔ کراچی میں اس نے شوکت سے کہا کہ بیٹا میں کسی قابل نہیں لیکن اگر تم لوگوں کے طفیل سے آخری عمر میں کچھ اسلام کی خدمت ہو سکے۔ تو بڑی خوش نصیبی ہے۔ فرمایا کہ میں نے اپنا کفن تیار کر کے اپنے ساتھ رکھ لیا ہے۔ اور اشفاق (شوکت علی صاحب کے سیکرٹری) سے کہہ دیا ہے۔ کہ عمر کا کیا ٹھکانا، سفر میں موت آجائے۔ تو میرے مسلمان بھائیوں سے دو گز زمین مانگ کر مجھے دفنا دینا۔

پرانی عورتیں مقام مجبوری میں بہت مضبوط اور مسئلہ تقدیر کے حقیقی فوائد سمجھتی رہی ہیں۔ اسی اعتقاد کی بدولت ان کی گودوں میں جن بچوں نے پرورش پائی۔ وہ دنیاوی طاقتوں سے بے پروا اور ظاہری قوتوں کے نمود سے نڈر رہے۔ بی اماں کے دل میں بھی یہ خیال مضبوطی سے قائم تھا۔ فرمایا کہ میں نے سات سال ہوئے اپنے بچوں کو خدا کے سپرد کر دیا۔ تم دیکھو کہ پانچ برس ہو گئے۔ اور خدا شوکت و محمد کی حفاظت کر رہا ہے۔ انگریز ان کا ناخن بھی نہ اکھاڑ سکے۔ لیکن اگر اللہ کی مرضی ہی ہے۔ کہ میرے دونوں بچے اسی راہ میں جان دیدیں۔ تو ان کو کون بچا سکتا ہے۔ نوازش علی (محمد)

علی کے بڑے بھائی کا جب وقت آگیا۔ تو ہم نے کیا کر لیا۔ اس عقیدے کا ان کے دل پر بڑا گہرا اثر ہے۔ ایک بزرگ نے محمد علی صاحب کی خدمات کا شمار کراتے ہوئے کہا کہ یہ سب آپ کی تربیت کا طفیل ہے۔ تو بڑی سختی سے بی اماں نے اس کی تردید کی اور کہا کہ اسلام کی راہ میں سب ہیچ ہے۔ اب میرا کچھ نہیں میں نے سب کچھ اللہ کے سپرد کر دیا۔

عدم تشدد کے متعلق فرمایا کہ کیسے تعجب کی بات ہے کہ ظالم اپنے ظلم کو بڑھائے جائے۔ لیکن نیکی کرنے والے اپنی نیکی نہ بڑھائیں۔ فرمایا لوگوں کو چھوڑ دو۔ وہ جس قدر چاہیں مظالم میں چڑھ جائیں۔ جو جتنا بلند چڑھتا ہے۔ اتنا ہی زور سے گرتا ہے۔ اور چوٹ بھی زیادہ کھاتا ہے۔ ہم لوگ کمزور ولاوہ زیردست ہیں۔ اگرچہ میں ان کو زیردست نہیں مانتی۔ زبردست تو صرف اللہ ہے۔ لیکن یہ دنیا عالم اسباب ہے اس لئے ہمیں عدم تشدد ہی برتنا چاہیئے عورتوں کے جوش اور کام کا ذکر آیا۔ تو فرمایا مردوں کی کمزوری کی اصل وجہ عورتیں ہیں۔ لیکن جب عورتیں تیار ہو جائیں گی۔ تو مردوں کے لئے کوئی حیلہ نہ رہے گا۔ انہوں نے نیکی پھیلانے پر خاص طور پر نصیحت کی۔ اور کہا کہ انسان دو بادشاہوں کے جھگڑوں میں ہے۔ ایک بادشاہ روح ہے اور عقل وزیر ہے۔ دوسرا بادشاہ نفس ہے۔ اور دل اس کا وزیر ہے۔ جس نے نفس کی اطاعت کی وہ گمراہ ہوا۔ جس نے روح کا کہنا مانا وہ اور سیدھے راستے پر ہو لیا۔ بی اماں کے اس جملے جسے انہوں نے اپنے کسی بڑے بوڑھے اور صالح بزرگ سے سنا تھا۔ میرے اوپر روحانی سبق کا دروازہ کھول دیا۔ اور میرے دل کو ایک غلط فہمی سے نکال لیا۔ جس میں نسل جدید کے بہت سے لوگ گرفتار ہیں۔

علی برادران کے اخلاق و عادات اور ان کے مضبوط کیریکٹر پر جس قدر بی اماں کی خوش سلیقہ تربیت کا اثر غالباً وہ کسی چیز کے اس قدر منت پذیر نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر علی برادران کے ساتھ وہ معاملہ کیا جاتا ہے۔ جو عبداللہ ابن زبیر کے ساتھ کیا گیا تھا۔ تو بی اماں اپنے صبر و استقلال میں حضرت اسماء والدہ ابن زبیر کی سنت زندہ کرتیں۔ اسی قسم کے خیالات ہمارے ملک کے شریف خاندانوں میں اکثر لیئے جاتے تھے۔ لیکن اب ہم وہ سبک آئین کہن کہاں؟ ایک بی اماں کو دیکھ کر یاد آجاتا ہے کہ ❊ از نقش و نگار در و دیوار شکستہ
آثار پدیداست صنادید عجم را

بقیہ: علماء کرام کی ذمہ داریاں

پر لوگوں کے سامنے نمونہ پیش کریں۔ سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

مضمون کو مختصر کرتے ہوئے شیر خدا علیؓ کے ایک قول پر ختم کرتا ہوں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ جب کوئی عالم مرجاتا ہے۔ تو بھر سکتا ہے

(احیاء العلوم)

تمام امت پر یہ بات لازم ہے۔ کہ وہ اپنے علماء کا ادب واحترام کریں۔ ان کی توہین سے بچیں۔ اور ان لوگوں سے بھی دور رہیں۔ جو علماء کرام کی توہین کرتے ہیں۔ علماء بھی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

ارشاد نبویﷺ ہے کہ!

لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ سب سے بڑے آدمی بن جاؤ گے دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو عادل کہلاؤ گے ——— عبدالستار

چاند کارپٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

۴ر ایس آر، ایوینیو۔ ایس ڈی اے بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر: ۴۲۶۸۸۸

عمرؓ قبولِ عمرؓ قابل و عمرؓ مقبول
عمرؓ دعائے پیمبرؐ عمرؓ مرادِ رسولؐ

مولانا
سید منظور احمد شاہ آسی
مانسہرہ

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ نویں پشت پر جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شجرہ نسب مل جاتا ہے آپ کا نام مبارک عمر بن خطاب ہے۔ لقب فاروق۔ کنیت ابوحفص ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے جب شدت بیماری میں محسوس کیا کہ اب میرا وقت آخر ہے تو بڑے بڑے صحابہؓ کو یکے بعد دیگرے طلب کیا خود اُن کی اپنی رائے میں حضرت فاروق اعظمؓ خلافت کیلئے موزوں تھے لیکن احتیاط کے طور پر صحابہ کو مشورہ میں شامل کرنا مناسب سمجھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس صحابہ جمع تھے آپ بالا خانے پر تشریف لے گئے اور صحابہ کو مخاطب فرمایا کہ کیا تم اس شخص کو پسند کروگے جس کو میں تمہارے لیے مقرر کردوں میں نے غور اور مشورہ میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور اپنے کسی قرابت دار کو نہیں تجویز کیا بلکہ عمرؓ کو اپنا جانشین بناتا ہوں سب صحابہ کرام نے کہا ہمکو منظور ہے اس کے بعد حضرت عثمانؓ کو بلایا اور مندرجہ ذیل عہد نامہ لکھوایا۔

یہ عہد نامہ حضرت ابوبکر بن قحافہ کی آخری زندگی کا ہے۔ جبکہ وہ دنیا سے سفر کر رہا ہے اور آخرت کی پہلی منزل میں داخل ہو رہا ہے یہ ایسی ساعت ہے کہ جس میں کافر بھی مومن اور فاجر بھی عقیدت مند اور جھوٹا بھی سچا ہوتا ہے۔ میں نے تمہارے واسطے عمر فاروقؓ کو خلیفہ منتخب کیا لہذا ان کی بات مانو اور ان کی اطاعت کرو اس امر میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت نیز اپنی ذات اور خود تمہاری خیر طلبی کی میں نے پوری کوشش کی ہے اگر وہ عدل کریں تو ان کی نسبت میرا یہی گمان ہے اور یہی علم ہے اور اگر اس کے خلاف کریں تو ہر شخص اپنے عمل کا ذمہ دار ہے میری نیت خیر خواہی کی ہے باقی میں غیب نہیں جانتا۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ کو نصیحتیں اور ہدایتیں کیں اور ان کی حق میں دعائے خیر فرمائی حضرت عمرؓ کی خلافت کی ابتدا منگل کے دن ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ بتاریخ ۲۳ اگست ۶۳۴ء سے ہوئی۔

تاریخ الامت ج ۲ ص ۹۰۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظمؓ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر بھی ہیں آپ کی لخت جگر نور نظر حضرت حفصہؓ ام المومنین تھیں آپ فصیح و بلیغ، معاملہ فہم خطیب تھے۔ دورِ جاہلیت میں سفیر بنا کر بھیجے جاتے تھے کیونکہ آپ بہت بہادر، حاضر جواب اور ذہین تھے آپ کے ایمان لانے کا بھی عجیب واقعہ ہے آپ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصہ تمام کرنے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے نواز دیا کیوں نہ ہوتا دربارِ خداوندی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت ہی انکساری سے ہاتھ پھیلا کر مانگا تھا کہ اے بار الہ عمر بن خطاب کو مشرف باسلام کر دے یہ دعا فضاؤں کو چیرتی ہوئی دربار اقدس میں جا پہنچی اور عمر نور ایمانی سے بہرہ ور ہوئے اسی لئے امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے تمام صحابہ حضور کریم کے مرید ہیں لیکن فاروق اعظمؓ آپ کی مراد ہیں یہ خود خدا سے طلب کئے تھے جو دیدیئے۔

قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر مبارک ۲۷ برس کی تھی۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے دورِ خلافت میں چار ہزار چھبیس شہر فتح ہوئے ملک شام، مصر، عراق، خراسان سیستان اور مکران تک کے علاقے آپ کے عہد مبارک میں فتح ہوئے۔ عہد فاروقی کی تمام فتوحات ساڑھے دس سال کا کارنامہ ہیں اتنے تھوڑے عرصہ میں کل اسلامی فتوحات ۲۲٫۵ لاکھ مربع میل تک پھیل گئیں اور یہ فتوحات اس دور کی عظیم طاقتوں ایران و روم کو شکست دے کر حاصل کیں جو اس وقت دونوں سُپر پاور تھیں۔ ایران تو بہت قدیم سلطنت تھی اسلام کے ابتدائی دور میں ہی ایرانیوں نے رومیوں کو شکست فاش دی اور بحیرۂ روم کے ساحل تک کی فوجوں کو بھگا دیا ایران کے پاس لاکھوں کی تعداد میں تربیت یافتہ فوج تھی جو اس وقت کے تمام آلات جنگ ساز و سامان سے مسلح تھی۔ اور رومیوں کا بھی ادھر یہی حال تھا وہ ایک معرکہ میں دو دو لاکھ فوجیں میدانِ جنگ میں لاتے تھے سامانِ رسد کی ان کے پاس کوئی کمی نہ تھی ادھر مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ وہ کسی ایک جنگ میں بھی ۵۰ ہزار سے زائد فوج نہ لاسکے۔ اور اُس وقت کا مروجہ اسلحہ زرہ بکتر، چلتہ، چار آئینہ، آہنی دستانے وغیرہ اور جو اُس وقت لازمی چیزیں تھیں اسلامی فوجوں کے پاس نہ تھیں صرف زرہ بکتر قلیل تعداد میں تھی وہ بھی لوہے کے بجائے چمڑے کی تھی لیکن نصرت خداوندی مسلمانوں کے شاملِ حال تھی مسلمان بیک وقت دونوں سُپر طاقتوں سے برسرپیکار تھے اور فتوحات پر فتوحات حاصل کرتے جاتے تھے۔ نہایت قلیل مدت میں دونوں طاقتوں کو زیر کر لیا یہ حضرت عمر فاروقؓ کی دور بین نگاہوں اور منصوبہ بندی کا نتیجہ تھا۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ پر صحابہ برملا نکتہ چینی کرتے آپ اس سے بہت خوش ہوتے اور فرماتے نکتہ چینی سے امیر کو اپنی خامیوں اور کمزوریوں کا پتہ چلتا ہے لہذا مجھے میری خامیوں سے آگاہ کر دیا کریں ایک دفعہ آپ اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگو اگر میں سنت نبویؐ اور سیرت صدیقؓ کے خلاف کوئی حکم دوں تو تم کیا کروگے صحابہ کرام کچھ نہ بولے دوسری دفعہ پھر پوچھا لیکن صحابہ کرام نے جواب نہ دیا تیسری دفعہ پوچھا تو حضرت سلیمان فارسیؓ تلوار سونت کر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ اس تلوار سے آپ کا سر قلم کردیں گے اس پر بہت خوش ہوگئے فرمایا کہ جو بات قابل اعتراض ہو تو مجھے سرِ دربار ٹوک دیا جائے اور اعلان کیا ہوا تھا کہ مجھے وہ شخص سب سے زیادہ پسند ہے جو مجھے میرے عیبوں پر مطلع کرے ایک دفعہ مالِ غنیمت میں چادریں آئیں اور ایک ایک چادر صحابہ کرام کو دے دی آپ جمعہ پڑھانے کیلئے تشریف لے گئے تو ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی اور دوسری کا تہبند بندھا ہوا تھا ایک صحابی کھڑے ہوگئے

اور کہنے لگے کہ آپ نے انصاف نہیں کیا ہم آپ کا خطبہ نہیں
سنیں گے آپ نے ہم کو ایک ایک چادر دی اور خود ۲ دو
چادریں لی ہیں لہٰذا اس کا جواب دیجئے آپ نے اپنے
صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا کہ تم جواب
دو چنانچہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک میری ہے اور ایک
ابا جان کی ہے صحابی نے فرمایا کہ اب خطبہ دیں ہم سنیں گے۔

آپ نے اپنے تمام موالی اور گورنروں کو یہ ہدایات دے رکھی تھیں۔ باریک کپڑا نہ پہننا (۲) چھانے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھانا (۳) اپنے مکان کا دروازہ بند نہ کرنا (۴) کوئی دربان نہ رکھنا تاکہ ہر حاجت مند بلا روک ٹوک تمہارے پاس آسکے (۵) بیماروں کی عیادت کو جانا (۶) جنازوں میں شرکت کرنا اور ان ہدایات پر سختی سے عمل درآمد کراتے جس حاکم کے بارے میں پتہ چلتا کہ وہ ان ہدایات کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو اس کو فوراً برطرف کر دیتے۔

ایک روز تنہا گشت فرما رہے تھے کہ ایک بوڑھی اماں ملی اس سے پوچھا اماں تمہارا خلیفہ کیسا آدمی ہے بوڑھی نہ جانتی تھی کہ یہی خلیفہ ہے اُس نے بُرا بھلا کہا حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ اماں آپ اپنی پریشانیاں امیرالمومنین کے نوٹس میں تو لائیں بوڑھیا نے کہا وہ خلیفہ ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی رعایا کی خبر خود کرے اور مشرق سے مغرب تک کے لوگوں کی حفاظت اور دیکھ بھال اس کا فرض ہے جب بوڑھی اماں کی باتیں سنیں تو رونے لگے اور فرمایا کہ عمرؓ واقعی قابل رحم ہے اچھا اماں جو ظلم آپ پر ہوا ہے آپ اس کا کتنا معاوضہ لیں گی اماں نے کہا کہ تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو۔ یہی باتیں جاری تھیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ تشریف لائے اور آتے ہی کہا! السلام علیکم یا امیرالمومنین اب بوڑھی کے تو ہوش اُڑ گئے کہ میں نے تو امیرالمومنین کے منہ پر برا کہدیا۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا اماں جی کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر ایک چمڑے کے ٹکڑے پر یہ لکھوایا عمرؓ کو بوڑھی اماں نے ۲۵ اشرفیوں کے عوض معاف کر دیا اب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حضرت عمرؓ کی شکایت نہیں کرے گی۔ اور اس پر حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کو گواہی لکھ دی۔

ایک رات کو گشت کر رہے تھے ایک گھر سے بچوں

باقی صفحہ ۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں

پہلی اذان

جناب وقارؔ صدیقی

عمرؓ عظیم، عمرؓ شان و شوکت اسلام
عمرؓ مرادِ محمدؐ ہیں، انتخاب خدا!
عمرؓ کا دین ہے اسلام کے لئے توقیر
کے نعیب یہ تیور کہ ہیں عظیم الشان
چلے رسولؐ کے ہمراہ بیت ارقمؓ سے!
حریم کعبہ کی پہلی اذان کون عمرؓ!
عمرؓ کی ذات گرامی ہے سربسر اسلام!
عمرؓ کی شان عدالت میں اختلاف نہیں
عمرؓ کی رائے بھی قرآن کے مطابق ہے
اساس عدل کی اسلام کا دماغ عمرؓ
عمرؓ کی مدح کے قائل ہیں انبیائے سلف
عمرؓ کی شکل بھی انجیل میں نظر آئی
نبی نہ ہوتے ہوئے بھی نبی کی استعداد
عمرؓ محدث و ملہم، عمرؓ وزیر رسولؐ!
جواب بھی کوئی نبوت سے بہرہ ور ہوتا!
عمرؓ سا شخص نہیں دیکھا چاند تاروں نے
عمرؓ کے تابع فرماں پہاڑ اور دریا!
درندے جس کی اطاعت میں چھوڑ دیں جنگل
عمرؓ ہیں بر سر منبر بھی ساریہؓ کے قریب!
عمرؓ کا دور فتوحات اور حُسن نظام!!
منافقوں کے دلوں میں عمرؓ کھٹکتا ہے!
عمرؓ سے فرق نمایاں ہے کفر و ایماں کا!!
عمرؓ کے پیارے سرشار ہیں حسینؓ و حسنؓ
عمرؓ رسول مکرمؐ کے عدل کی تنویر!
حضورؐ شمع رسالت، عمرؓ ہیں پروانہ
عزیز قرب محمدؐ ہے۔ جسم و جاں کی طرح
شہید مسجد خیر الانامؐ ہیں فاروقؓ
گئے رسولؐ تو فاروقؓ کو قرار نہ تھا!!!!
عمرؓ کا نام ہے اسلام کی طرح باقی

عمرؓ خلیفہ راشد، عمرؓ امام ہمام!!!!
سعادتوں کے افق پر ہیں آفتاب ہدیٰ
لب رسول خدا پر ہے نعرۂ تکبیر
ہوئے ہیں داخل اسلام بھی علی الاعلان
ہوا تصادم حق تیرگیٔ عالم سے!!!
عمرؓ نہیں ہیں تو پھر کون ہے حرم کی سحر
عمرؓ کے خوف سے باطل ہے لرزہ بر اندام
یہ ایسی تیغ ہے جس پر کوئی غلاف نہیں!
عمرؓ کی فکر بھی افکار دیں میں فائق ہے
بہار رحمت عالمؐ ہیں، اور باغ عمرؓ
نظر نواز ہے توریت میں عمرؓ کا شرف
یہ فتح ارض مقدس سے بھی خبر آئی
نہیں ہے۔ اور کوئی اس طرح کا آدم زاد
وہ با اصول کہ کرتے ہیں جس پہ ناز اصول
بقول مرسل خاتم فقط عمرؓ ہوتا!
طواف ان کا کیا رات دن بہاروں نے
عمرؓ کے حکم کے تابع، تخیل اور صحرا!
بُتوں سے پاک ہو جس کے جلال سے ہیکل
ہیں معجزات کا پرتو، کرامتوں کے نقیب
جمال انا فتحنا، تمکنت اسلام!!
فضائے گلشن دیں میں مگر مہکتا ہے!!
عمرؓ سے خوف زدہ ہے گروہ شیطاں کا
علیؓ خسر ہیں اگر فاطمہؓ ہیں خوشدامن
عمرؓ کا اسم گرامی ضمانت تطہیر
متاع ہوش فدا جس پہ ایسا دیوانہ
بچھے ہیں راہ محبت میں کہکشاں کی طرح!
تمام تر شہداء کے امام ہیں فاروقؓ
ملا قرار تو آغوش مصطفےؐ میں ملا!!
شراب محمدؐ دین کی عمرؓ ساقی!

وقارؔ اور ہے عزّ و شرف عمرؓ کے لئے
جھکی ہوئی ہے جبیں ہر طرف عمرؓ کیلئے!

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مرزائی کا جنازہ

ہمارے گاؤں میں چند مرزائیوں کے گھر ہیں۔ جو دنیاوی حالات سے ٹھیک ٹھاک ہیں۔ گذشتہ دنوں ان کا ایک جوان فوت ہوگیا۔ تو ان کے مربی نے بھی اس مرزائی کا جنازہ پڑھایا۔ ہماری محلے کی مسجد کے امام صاحب بھی قبرستان میں بطور افسوس کے چلے گئے۔ تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم مرزائی امام کے پیچھے تمہارا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔ بلکہ ہم علیحدہ اپنا جنازہ اپنے امام کے پیچھے ادا کریں گے۔ پھر انہوں نے مولوی صاحب کو کہا کہ جنازہ پڑھائیں تو مولوی صاحب نے بلا چون وچرا اس مرزائی کا جنازہ پڑھا دیا۔ مجھے اور ایک اور باضمیر مسلمانوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ ہم دونوں نے جنازہ نہ پڑھا اور واپس آگئے۔ پھر مغرب کی نماز کے وقت مولوی صاحب مسجد میں کہنے لگے۔ کہ مجھ سے گناہ کبیرہ ہوگیا۔ میرے لئے دعا کریں۔ نیز اس مرزائی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا ہے۔ مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے۔ وہ جو کہتے ہیں۔ کہ میں اس گناہ پر توبہ کرتا ہوں۔ کیا ایسے آدمی کی توبہ قبول ہے۔ دوسرے مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے۔ جنہوں نے مرزائی کا جنازہ پڑھا۔ ان سے معاملات رکھیں

اخلاق احمد سٹھے چھنڈ گوجرانوالہ

جواب :۔ مرزائی کا جنازہ جائز نہیں۔ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں۔ جن مسلمانوں نے مرزائی کو کافر سمجھ کر محض دنیاوی وجاہت کی وجہ سے جنازہ پڑھا وہ گنہگار ہوتے۔ ان کو توبہ کرنی چاہئے۔ اور توبہ کے اعلان کے بعد اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اور جن لوگوں نے مرزائیوں کے عقائد معلوم ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھ کر مرزائی کا جنازہ پڑھا ان پر تجدید اور تجدید نکاح لازم ہے۔

قادیانی سے تعلقات

(۱) اگر کسی مسلمان کا رشتہ دار قادیانی ہو۔ اور اس کے ساتھ تعلقات بھی ہوں۔ تو اس کے ساتھ کھانے پینے، لین دین اور قرضے کی صورت میں کیا احکام ہیں؟ اور قادیانی عورت یا قادیانی مرد سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(۲) اور اگر زوجین میں سے ایک قادیانی ہو جائے تو دوسرے یعنی مسلمان کو کیا کرنا چاہئے۔ اور ان کی بالغ اولاد کے بارے میں کیا حکم ہے۔ کہ انہیں مسلمان کیا جائے گا قادیانی؟

محمد یوسف یامین بہادر آباد کراچی

جواب :۔ قادیانی زندیق و مرتد ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا فقط والسلام۔ ناجائز ہے۔

(۲) قادیانی اور مسلمان کا باہمی نکاح نہیں ہو سکتا۔ اگر زوجین میں کوئی خدانخواستہ مرتد قادیانی ہو جائے۔ تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے۔ اولاد مسلمان کے پاس رہے گی۔

نوٹ :۔ میرے رسائل قادیانی جنازہ، قادیانی مردہ اور قادیانی ذبیحہ کا مطالعہ ضرور کریں۔

متفرق مسائل

سوال :۔ ہمارے محلہ میں ایک بہت بڑے پلاٹ کے اوپر ایک کمپلیکس زیر تعمیر ہے۔ اس منصوبہ میں امام و مؤذن کے لئے رہائشی عمارتیں، مسجد، مدرسہ اور دکانوں کی تعمیر شامل ہے۔ پہلے عارضی طور پر ایک مسجد بنائی گئی جس کے صحن میں محلہ کے بچوں کو دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے بعد میں اصل مقام پر مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ ابھی زیر تعمیر مسجد نامکمل ہے مگر جگہ کی تنگی اور دوسری مجبوریوں کی وجہ سے اس میں نماز شروع ہو چکی ہے اور پرانی مسجد بند پڑی ہے۔ صحن میں البتہ دینی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اسی پرانی مسجد کی جگہ پر مدرسہ کی تعمیر زیر غور ہے۔ فنڈز جمع کیا جا رہا ہے۔ جب یہ مدرسہ مکمل ہو جائے گا تو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سندھ بورڈ سے منظور شدہ نصاب کے مطابق پرائمری اور بعد میں سیکنڈری کی تعلیم بھی شروع کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں مناسب فیس بھی وصول کی جائے گی۔ اس مدرسہ میں مسافر، مفلس یا نادار طلباء کی رہائش اور طعام وغیرہ کا نہ اس وقت کوئی اہتمام ہے اور نہ آئندہ منصوبہ میں شامل ہے۔ یہاں پر محلے کے بچے دینی اور دیگر علوم کی تعلیم حاصل کریں گے اور مقررہ اوقات کے بعد واپس گھروں کو چلے جائیں گے۔ یہ بچے کھاتے پیتے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کے مفصل جواب درکار ہیں۔

(۱) کیا عارضی مسجد والی جگہ پر مدرسہ کی تعمیر جائز ہے جبکہ یہ مسجد (عارضی ہی سہی) رہ چکی ہے۔

(۲) اس مدرسہ کے لئے فطرہ، زکوٰۃ یا قربانی کی کھالیں بطور اعانت وصول کرنا جائز ہے تعمیر کے لئے۔

(۳) جو رقم (فطرہ، زکوٰۃ، قربانی کی کھالیں) جمع ہو چکی ہیں ان سے مدرسہ کی تعمیر جائز ہے

(۴) اگر ناجائز ہے تو پھر اس رقم کا کیا کیا جائے۔

(۵) اس رقم سے استادوں کی تنخواہ ادا کرنا جائز ہے

(۶) مدرسہ کی رقم سے مسجد یا مسجد کی رقم کو مدرسہ کی تعمیر پر خرچ کیا جا سکتا ہے

⑦ مدرسہ کی رقم سے مسجد یا مسجد کی رقم سے مدرسہ کی تعمیر کے لئے قرضہ لیا جاسکتا ہے۔

⑧ اس رقم (فطرہ، زکوٰۃ، قربانی کی کھالوں سے حاصل شدہ) سے مدرسہ کا فرنیچر، کتب وغیرہ خریدی جاسکتی ہیں

جواب۔ "عارضی مسجد" اگر محض نماز کی جگہ بنائی گئی تھی اور یہ معلوم تھا کہ یہ مسجد نہیں بلکہ مسجد دوسری جگہ بنے گی تو اس میں جو چاہیں تصرف کر سکتے ہیں اور اگر پہلے ہی باقاعدہ مسجد تھی بعد میں بڑی مسجد بنانے کا خیال ہوا تو اس جگہ کو مسجد میں شامل کرنا لازم ہے اس میں کوئی دوسرا تصرف جائز نہیں ورنہ مسجد کو ویران کرنے کا گناہ ہوگا وہ جگہ قیامت تک کے لئے مسجد ہے۔

② تا ⑤ زکوٰۃ، فطرہ، چرم قربانی کی رقم کا مصرف صرف فقیر اور محتاج ہیں، تملیک کے بغیر دوسری جگہ خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

⑥ مسجد کی رقم مدرسہ میں اور مدرسہ کی رقم مسجد میں خرچ نہیں ہو سکتی۔

⑦ یہ امانت ہے۔ قرضہ دینے والا ذمہ دار ہوگا

⑧ نمبر ۲ میں جواب آچکا ہے۔ واللہ اعلم

علمائے کرام کی حق گوئی و بیباکی

میاں فاروق آزاد، کراچی

خلیفہ ابو جعفرؒ نے ایک خطاکار کے قتل کا حکم دیا حضرت مبارک بن فضالہؒ جو وہاں موجود تھے نے فرمایا یا امیر المومنین پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سن لیں پھر قتل کرائیں ابو جعفر نے کہا فرمائیں کہا کہ حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن جب اللہ جل جلالہ تمام خلقت کو ایک میدان میں جمع کریں گے تو ایک منادی ہوگی کہ جس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جانے کی ہمت ہو اُٹھے کوئی نہیں اُٹھے گا مگر وہ شخص جس نے کسی کی خطا معاف کی ہو یہ فرمانِ نبوی سنتے ہی خلیفہ نے اس خطاکار کی خطا معاف کردی اور رہا کر دیا۔

—— ۲ ——

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید اپنے مصاحب کے ساتھ حضرت فضیل بن عیاضؒ کی خدمت میں گیا ان کے دروازے پر پہنچا تو آپ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"آیا سمجھتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے بُرے کام کیے کہ برابر رکھیں گے ان کے ساتھ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے برابر ہے ان کی زندگی اور موت بُرا حکم تھا جو انہوں نے کیا"

پھر ہارون رشید کے حکم سے عباسؒ نے دستک دی اور عرض کیا امیر المومنین آئے ہیں دروازہ کھولو اندر سے جواب ملا میرے پاس امیر المومنین کا کیا کام ہے۔ عباسؒ نے کہا کہ امیر کی اطاعت کرو رات کا وقت تھا دروازہ کھلتے ہی چراغ گل کر دیا اندھیرے میں ہارون نے اِدھر اُدھر ہاتھ مارے جب فضیل بن عیاضؒ سے مصافحہ کیا تو حضرت فضیلؒ نے فرمایا ایسا نرم و نازک ہاتھ اگر جہنم سے نہ بچے تو افسوس ہے پھر فرمایا امیر المومنین قیامت کو اللہ جل جلالہ کے سامنے جواب کے لیے تیار رہو کیونکہ حق تعالیٰ نے پھر سے ہر ایک مسلمان کے ساتھ ایک ایک بار بٹھا کر انصاف و بے انصافی کے متعلق سوال کرنا ہے ہارون رشید رونے لگے۔ عباسؒ نے کہا کہ اے فضیلؒ خاموش رہو تم نے امیر المومنین کو مار ہی ڈالا اس کے جواب میں حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا ہارون میں تجھے کہہ دیتا ہوں جو کچھ تیرے پاس ہے اس سے ہاتھ کھینچ اور جو دوسروں کا مال ہے انہیں واپس پھیر دے میں اس کا حق دار نہیں ہوں۔

—— ۳ ——

خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کی توبہ کا کیا سبب تھا فرمایا میں ایک دن غلام کو مار رہا تھا اس نے کہا میاں اس رات کو یاد کرو جس کی صبح قیامت ہوگی اس کی یہ بات میرے قلب پر اثر کر گئی۔

—— ۴ ——

حضرت شقیق بلخیؒ خلیفہ ہارون رشید کے پاس گئے ہارون رشید نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ زاہد ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں شقیق ہوں۔ ہارون رشید نے کہا کوئی نصیحت کرو آپ نے فرمایا حق تعالیٰ نے تجھے صدیق اکبرؓ کی جانشینی دی ہے جس طرح خدا ان سے صدق چاہتا تھا اس طرح تم سے بھی چاہتا ہے حق تعالیٰ نے تجھے فاروقِ اعظمؓ کی جگہ دی ہے جس طرح اُن سے حق و باطل میں تمیز چاہتا تھا اس طرح تجھ سے بھی چاہتا ہے۔ حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی جگہ دی گئی ہے یہ اللہ کا عطیہ ہے اللہ تعالیٰ جس طرح ان سے شرم و حیا چاہتا تھا اسی طرح تجھ سے بھی چاہتا ہے اسی طرح حق تعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰؓ کی جگہ تجھے بٹھایا ہے جس طرح ان سے علم و عدل چاہا اسی طرح تجھ سے بھی چاہتا ہے۔ ہارون رشید نے کہا اور نصیحت کریں آپ نے فرمایا حق تعالیٰ نے ایک قید خانہ بنایا ہے جس کو دوزخ کہتے ہیں تجھ کو اس کا دربان بنایا ہے اور تجھ کو تین چیزیں دی ہیں (۱) بیت المال کا مال (۲) نور (۳) تازیانہ اور حکم فرمایا کہ تو ان تینوں چیزوں کے ذریعہ لوگوں کو جہنم سے اس طرح بچا کہ جو غریب و محتاج تیرے پاس آئے اس کو مال سے محروم نہ کر اور جو خدا کی نافرمانی کرے اُسے تازیانے سے مار جو کوئی ناحق قتل کروائے ولی مقتول کی اجازت سے قاتل کو مار ڈال اگر ایسا نہیں کرے گا تو دوزخ میں سب سے پہلے تُو جائے گا اور لوگ تیرے پیچھے آپ نے فرمایا تو ایک چشمہ ہے اور رعایا دنیا کی نہریں ہیں چشمہ اگر صاف اور روشن ہو تو گری نہریں کچھ نقصان نہیں دیتیں اگر چشمہ صاف اور روشن نہ ہو تو نہروں کی صفائی کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے۔

یادِ رفتگاں

حضرت مولانا عرض محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جنہوں نے بلوچستان میں دینی مدارس کا جال بچھایا۔

تحریر: فیاض حسن سجاد۔

ملک بالخصوص بلوچستان کے دینی حلقے نامور عالم دین مجاہد فی سبیل اللہ مشہور بزرگ مولانا عرض محمدؒ کی دینی خدمات علمی کارناموں اور مجاہدانہ سرگرمیوں سے خوب واقف ہیں۔ ان کی قومی و علمی خدمات اور دینی سرگرمیاں تقریباً نصف صدی پر محیط ہیں۔ مولانا مرحوم کو فطری طور پر نام اور نمود اور شہرت و ریاکاری سے سخت نفرت تھی۔ پبلسٹی اور تشہیر کو قطعاً ناپسند فرماتے تھے۔ سادگی اور خاموشی کے ساتھ دینی خدمات انجام دینے کے قائل تھے یہی وجہ تھی کہ تمام عمر نہایت خاموشی اور اخلاص وللہیت کے ساتھ ملک و ملت کی خدمات انجام دیتے رہے آخر دم تک دین کی سربلندی ملت کی سرفرازی دینی اقدار کی ترویج و احیاء اور علوم اسلام کی نشر و اشاعت کی خاطر مسلسل جدوجہد انتھک محنت اور پیہم کوشش کرتے رہے توحید و سنت کے یہ شیدائی ملک و ملت کے یہ غمخوار راہ خدا کے مجاہد اور کئی دینی درسگاہوں کے سرپرست بالآخر ۸۴ سال کی عمر میں شہادت جیسی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور رحمت و رضوان کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوئے۔

قلات ڈویژن کے مشہور شہر مستونگ سے چھ میل دور ایک سرسبز و شاداب سرزمین "پڑنگ آباد" کے ایک متوسط الحال گھرانے میں ۱۹۰۴ء کے لگ بھگ آپ نے آنکھ کھولی ابتدائی تعلیم یہاں کے نام معمول کے مطابق ایک محلہ کے مکتب میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ کے بعد مزید تعلیم کے شوق نے آپ کو یہاں پہنچایا۔ جہاں چار سال تک مدرسہ اسلامیہ فتح پوری میں مختلف تجربہ کار محنتی اور جید اساتذہ سے پڑھتے رہے۔ جفاکشی اور محنت آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی تھی۔ اس لئے تعلیم میں خوب محنت کرتے اور ہر امتحان میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل کرتے۔ اساتذہ آپ پر بے حد شفقت فرماتے تھے دہلی میں چار سال گذارنے کے بعد آپ تکمیل علم کے لئے دارالعلوم دیوبند پہنچے۔ وہاں متواتر پانچ سال تک سراپا اخلاص و محبت فنا فی الرسول میں بے مثال اور علوم و فنون میں یکتا اساتذہ کرام سے کسب فیض کرتے رہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی آپ پر خاص نظر اور خصوصی توجہات مرکوز رہتی تھی زمانہ طالب علمی کے علاوہ تعلیم سے فراغت کے بعد بھی کافی عرصہ تک مولانا مدنیؒ کی بابرکت صحبت میں رہنے کا آپ کو موقع ملا اکثر مواقع پر سفر و حضر میں مولانا مدنیؒ سے آپ نے علمی اور روحانی فیض حاصل کیا۔ اپنے اساتذہ میں آپ حضرت مدنیؒ سے بہت متاثر تھے۔ آپؒ کی زندگی میں حضرت مدنیؒ کے اوصاف کی جھلک نمایاں تھی۔ علوم نبوت سے شغف، انگریزی تہذیب و تمدن سے نفرت اور انگریزی رشتے سے بیزاری آپ کو اپنے استاد سے ورثہ میں ملی تھی چنانچہ آپ کا کوئی وعظ کوئی تقریر اور کوئی گفتگو افیار کی تہذیب اور وضع قطع کی مذمت سے خالی نہیں ہوتی تھی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے نامی گرامی استاد مولانا مدنیؒ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور کچھ عرصہ ان کی خدمت میں رہنے کے بعد وطن واپس لوٹ آئے۔ وطن واپس پہنچنے کے بعد اپنے پورے علاقے کا تبلیغی دورہ کیا۔ جگہ جگہ وعظ و تبلیغ کے ذریعہ اللہ اور رسولﷺ کے پیغام اور دین کے احکام سے لوگوں کو روشناس کرایا جہالت اور ناخواندگی کے سبب لوگوں کی دین سے ناواقفیت سے آپ بہت ملول اور بے حد مضطرب ہوئے، چنانچہ دینی علوم اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی خاطر مختلف مقامات پر مدارس قائم کرنے کا تہیہ کر لیا۔ سب سے پہلے اپنے آبائی گاؤں پڑنگ آباد میں مدرسۃ العلوم کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا جس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لئے ساری سہولتیں مہیا کی گئیں۔ اور اساتذہ کے لئے آسائشیں فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ مقامی طلبہ کے علاوہ بیرونی طلبہ کی بھی ایک کثیر تعداد وہاں دینی تعلیم حاصل کرتی تھی

بعد ازاں سابقہ ریاست قلات کے سب سے بڑے شہر مستونگ میں دارالعلوم نصیریہ کی بنیاد ڈالی۔ جسے بعد میں اس وقت کے والی ریاست نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ اور ریاستی انتظام و انصرام کے تحت چلایا جاتا رہا۔ اس وقت صوبائی حکومت اسے چلا رہی تھی۔ ایک مدرسہ کمران کے شہر تگلور میں بنایا گیا ہے۔ جو کہ تاحال اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت میں مصروف کار ہے۔ اس وقت کے والی ریاست خان آف قلات میر احمد یار خان علم پرور اور علماء کے قدر دان تھے۔ چنانچہ خان قلات آپ کی علمی خدمات، جذبات دینی اور ملی احساسات کے معترف و مداح تھے اور آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ کے مشورہ پر ریاست میں کئی اصلاحی اقدامات کئے گئے۔ محکمہ معارف کے قیام میں آپ کے مشورہ کو بڑا دخل تھا اس محکمہ کے زیر نگرانی شرعی عدالتیں قائم کی گئیں جو دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرتی تھیں۔ شرعی عدالتوں میں دینی علوم کے علاوہ جید ماہر علماء کو بطور قاضی مقرر کیا گیا۔ اس طرح جہاں ایک طرف علماء کی قدر دانی اور عزت افزائی کی گئی اور حسب استحقاق ان کو صحیح مقام دیا گیا وہاں عدالتوں کو ٹھیک اور صحیح اہلیت کے حامل افراد کے میسر آجانے کی وجہ سے درست فیصلہ صادر کرنے اور لوگوں کو سستا انصاف مہیا کرنے میں بہت آسانی ہو گئی محکمہ معارف ایک وزیر کے ماتحت ہوتا تھا جو پورا با اختیار ہوتا تھا۔ محکمہ معارف کے وزیر کے لئے مذہبی سکالر ہونا ضروری تھا چنانچہ علامہ شمس الحق افغانیؒ سالہا سال تک

اس محکمہ کے وزیر رہے۔

مولانا عرض محمدؒ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر بے شمار تبلیغی دورے کئے اور ابتداء میں ذکری فرقہ سے وابستہ لوگوں میں خصوصی طور پر تبلیغ اور دعوت وارشاد کا کام کیا۔ آپ کی مساعی اور پیہم محنت کا نتیجہ یہ نکلا کہ قلیل مدت میں اس فرقہ کے بہت سے افراد اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ان کے بچوں کو پاک و ہند کے اسلامی مدارس میں دینیات کی تعلیم حاصل کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ محکمۂ معارف سے تعلیمی وظائف ان کے لئے منظور کروائے گئے اس طرح ان میں سے بعض جید عالم دین، مبلغ اسلام اور حافظ وقاری بن کر نکلے۔ ذکری فرقہ کے لوگوں میں اشاعت اسلام کا سلسلہ آپؒ کی کوششوں سے شروع ہوا جو تاہنوز جاری ہے۔ مولانا مرحوم کے اصلاحی کارناموں اور دینی خدمت کی فہرست بہت طویل ہے جسے ہم کسی اور موقع پر تفصیل سے بیان کریں گے۔

مولانا عرض محمدؒ بلاشبہ مصلح قوم اور ہمدرد ملت تھے آپ نے ساری عمر ملک وملت کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی۔ سابق ریاست قلات میں جب جاموٹ قبیلے کے افراد کا خون بہا صرف مبلغ تین سو روپے اور دوسرے قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد میں سے کسی فرد کے قتل ہونے کی صورت میں خون بہا مبلغ دس ہزار روپے ادا کیا جاتا تھا۔ اس کھلی ہوئی ناانصافی اور زیادتی کے خلاف آپ نے ایوان عام میں صدائے احتجاج بلند کی اور بلا کسی امتیاز اور تفریق کے ہر فرد کا خون بہا یکساں اور مساوی سطح پر لانے کا مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ آپؒ ہی کی کوششوں کی بدولت خون بہا کی مقدار میں یکسانیت اور مساوات قائم ہو گئی۔ اور صدیوں سے رائج ایک بری رسم کا قلع قمع ہو گیا۔ اس طرح ہر شخص کا خون محفوظ ہو گیا اور ہر کوئی امن وسکون محسوس کرنے لگا۔

اس بات کو بلوچ سرداروں نے اپنی انا کا مسئلہ بنا دیا اور خان قلات میر احمد خان پر دباؤ ڈال کر مولانا عرض محمدؒ کو تین سال کے لئے ریاست قلات سے جلا وطن کرا دیا گیا۔ اس کے بعد مولانا عرض محمدؒ حجاز مقدس تشریف لے گئے۔

تقسیم ملک سے قبل تین سال حجاز مقدس میں آپ مقیم رہے۔ اسی دوران میں ایک دفعہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ فرماتے تھے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو جواب میں سلام کے ساتھ دامن بھر کر باجرہ یا جوار کے دانے آپؐ نے مجھے عنایت فرمائے۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا جاؤ اسے بلوچستان میں تقسیم کرو۔ میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ اس سے مراد علم نبوت کی اشاعت ہے اور لوگوں میں توحید وسنت اور اسلامی علوم کی ترویج اور اسے فروغ دینے کا حکم فرما رہے ہیں۔ چنانچہ اسی دن سے اسلامی تعلیمات کی اشاعت کی خاطر دینی مدارس قائم کرنے کا قلب میں داعیہ پیدا ہوا اور حتی الوسع دین کی تبلیغ واشاعت کے لئے مراکز قائم کرنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ آخری دور ۱۹۴۳ء میں آپ نے بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ میں مدرسہ عربیہ مطلع العلوم کی بنیاد ڈالی جہاں درس دینے کے لئے آپ نے بہترین اساتذہ کا انتخاب کیا۔ چنانچہ مولانا عبدالعزیز مرحوم، مولانا قاضی دوست محمد اور مولانا قاضی عبدالکریم وغیرہ کئی سال تک مدرسہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

اس مدرسہ کا شاندار تعلیمی ریکارڈ ہے ملک کے قدیم ترین اور چوٹی کے تعلیمی مراکز میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ یہ ادارہ صوبے بھر میں اپنی نظیر آپ ہے۔ اب تک سیکڑوں علماء یہاں سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ لاتعداد طلباء نے یہاں سے قرآن کریم حفظ مکمل کیا ہے۔

اس وقت مدرسہ کے مہتمم مولانا عبدالواحد اور ان کے معاون مولانا عرض محمدؒ کے فرزند قومی اسمبلی کے رکن حافظ حسین احمد ہیں۔ دونوں کے حسن تدبر کام اور لگن اور دینی خدمت کے جذبے کی بدولت مدرسہ مزید ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ مدرسہ میں بہترین قابلیت کے حامل اور تجربہ کار اساتذہ کی ٹیم موجود ہے کوئی پونے تین سو سے زائد طلبہ یہاں زیر تعلیم ہیں۔ بلاشبہ دینی علوم کا یہ جامعہ نظر آتا ہے۔ اپنی گوناگوں خصوصیات کی بناء پر یہ صوبہ کا ممتاز دینی ادارہ ہے اور مولانا عرض محمدؒ کی آرزوؤں کی تکمیل کر رہا ہے اور اسلامی علوم کی نشرواشاعت اور قرآن پاک کی تعلیم کو عام کرنے میں بہت بہترین کردار ادا کر رہا ہے۔ تدریس اردو زبان میں ہونے کی وجہ سے اس کی افادیت عام ہے اور طلبہ کو دہرا فائدہ پہنچ رہا ہے۔

کتنی خوش نصیب ہیں وہ ہستیاں جو ایسے دینی ادارے قائم کر گئی ہیں کہ جن سے خلق خدا کی روحانی تسکین کا سامان ہو رہا ہے۔ اور علوم نبوت کے شیدائیوں میں علوم مفت تقسیم ہو رہے ہیں اور دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ثواب برابر ان کو مل رہا ہے ایسے ادارے بہترین یادگار کہلانے کے مستحق ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما!

ضرور کر

* شہزاد ظفر عاقر درجہ ہشتم رروڈا
- تبلیغ دین ختم نبوت
- جوانی میں عبادت
- دسترخوان کو وسیع اور بڑوں کا ادب
- ہر بڑے کا ادب واحترام

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول ربانی

اور اقوال مرزائے قادیانی

ابوطبیب اللہ امرتسری

(ا) سورہ آل عمران۔ پارہ سوم کے رکوع ۱۳ میں ہے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے فرمایا۔

"انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ و ابری الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین۔ (ترجمہ) یہ کہ تحقیق میں اپنے رب کی طرف سے نشان لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ (۱) یہ کہ میں تمہارے واسطے مٹی سے جانور کی صورت کی مانند بناتا ہوں پس اس میں پھونکتا ہوں پس ہو جاتا ہے پرندہ جانور۔ اللہ کے حکم کے ساتھ + (۲) اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو (۳) اور سفید داغ والے کو (۴) اور اللہ کے حکم کے ساتھ مردے کو زندہ کرتا ہوں (۵) اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو تحقیق اس میں البتہ تمہارے واسطے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔"

(ب) سورۃ المائدہ۔ پارہ ۷ کے رکوع ۵ میں ہے:۔

"اذ قال اللہ یٰعیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا واذ علمتک الکتب والحکمۃ والتورٰۃ والانجیل واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی واذ تخرج الموتی باذنی (ترجمہ) جب کہ (قیامت کے دن) اللہ فرمائے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریمؑ یاد کر میری نعمت جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کی + جس وقت میں نے تیری مدد کی تھی روح القدس کے ساتھ + تو باتیں کرتا تھا لوگوں سے جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں + اور جس وقت سکھلائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل + اور جس وقت تو مٹی سے جانور پرندہ کی صورت کی مانند بناتا تھا میرے حکم سے۔ پس اس میں پھونکتا تھا۔ پس وہ ہو جاتا تھا پرندہ میرے حکم سے + اور تو اچھا کرتا تھا مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے + اور جس وقت تو مردے کو میرے حکم کے ساتھ زندہ کرتا تھا۔"

حدیث رسول ربانی

صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۵ + تفسیر ابن جریر جلد ۳۰ + صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴ + سنن ترمذی صفحہ ۲۰۶ + تفسیر درمنثور کی جلد ۶ صفحہ ۳۳۳ و ۳۳۴ + تفسیر غرائب القرآن جلد ۳۰ صفحہ ۹۱ + تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ پر حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ صحابی سے ایک روایت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آئی ہے کہ ایک ولی اللہ بندہ آپؐ سے پیشتر تھا جس کو مشرک ظالم بادشاہ نے پھانسی پر لٹکا کر مار دیا تھا ایک ٹکڑا اس حدیث نبوی کا یوں ہے:۔

"وکان الغلام یبرئ الاکمہ والابرص ویداوی الناس سائر الادواء (ترجمہ) اور وہ لڑکا اندھے اور برص والے کو اچھا کرتا تھا اور ہر قسم کی بیماری سے لوگوں کے علاج کرتا تھا۔"

نوٹ نمبر ۱ کتاب نووی شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۱۵ + فیض الباری حصہ ۱۳ صفحہ ۱۹۵ + تفسیر ابن جریر پارہ سوم صفحہ ۱۷۳ + تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ + روح المعانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ پر لکھا ہے کہ اکمہ مادر زاد اندھے کو کہتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲۔ اہل سنت والجماعت تفسیروں مثلاً ابن کثیر۔ ابن جریر۔ غرائب القرآن درمنثور۔ روح البیان۔ روح المعانی۔ بحر المحیط۔ الدر اللقیط۔ النہر الماد۔ مظہری۔ خازن۔ مدارک۔ معالم۔ ترجمان القرآن۔ فتح البیان۔ حسینی۔ جلالین۔ فتوحات الہیہ۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر ابی السعود۔ بیضاوی۔ سراج منیر۔ اکسیر اعظم۔ اعظم التفاسیر۔ فتح المنان۔ سراج لبیبہ میں آیت مندرجہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے معجزات کو لکھا گیا ہے اور تسلیم کیا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کرتے تھے اور باذن الہٰی مردے زندہ کرتے تھے۔

نوٹ نمبر ۳۔ تفسیر ابن کثیر جلد دوم کے صفحہ ۲۴۳ و ۲۴۴ پر لکھا ہے:۔

"قال کثیر من العلماء بعث اللہ کل نبی من الانبیاء بما یناسب اہل زمانہ فکان الغالب علی زمان موسیٰ علیہ السلام السحر وتعظیم السحرۃ فبعثہ اللہ بمعجزات بہرت الابصار وحیرت کل سحار فلما استیقنوا انہا من عند العظیم الجبار انقادوا للاسلام وصاروا من عباد اللہ الابرار۔

واما عیسیٰ علیہ السلام فبعث فی زمن الاطباء واصحاب علم الطبیعۃ فجاء ھم من الآیات بما لا سبیل لاحد الیہ الا ان یکون مؤیدا من الذی شرع الشریعۃ فمن این للطبیب قدرۃ علی احیاء الجماد او علی مداواۃ الاکمہ والابرص وبعث من ھو فی قبرہ رھین الی یوم التناد۔

وکذلک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعث فی زمان الفصحاء والبلغاء وتجالیب الشعراء فاتاھم بکتاب من اللہ عزوجل فلو اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثلہ او بعشر سور من مثلہ او بسورۃ من مثلہ لم یستطیعوا ابدا ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا وما ذاک الا لان کلام الرب عزوجل لا یشبہ کلام الخلق ابدا۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال

"اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۴ کا حاشیہ)

مسمریزم

"ما سوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۵ کا حاشیہ)

بقول مرزا صاحب حضرت مسیح مسمریزم کرتے تھے

"اور یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۸ و ۳۰۹)

"اور یہ جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۲ کا حاشیہ)

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶ کا حاشیہ)

"مگر آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ کا حاشیہ)

یہود نامسعود کی بکواس

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۹ پر ہے:۔

"حسب بیان یہود مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔"

دشمن کا بیان قابل اعتبار نہیں) جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۲۵)

مرزائیت

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ست بچن کے صفحہ ۱۷۱ کے حاشیے پر لکھا ہے:۔

"یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔"

یہودیت

اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۱۰ پر ہے:۔

"اور بہتیرے تو کہنے لگے کہ اس (یعنی یسوع) میں بدروح ہے اور دیوانہ ہے۔"

(انجیل یوحنا باب ۱۰ درس ۲۰)

عمل الترب (مسمریزم) اور مرزا صاحب

"بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ کا حاشیہ)

میاں محمود احمد صاحب اور مسمریزم

"عمل مسمریزم کا یہی اصول ہے کہ توجہ ڈال کر اپنا اثر دوسرے پر ڈالا جاتا ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے۔" (الفضل ۱۱ مئی ۱۹۳۶ء صفحہ ۸)

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

(۱) "جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت کے طور پر نبیوں کے ذریعہ سے صادر ہوں ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور مخالف لوگ ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ جائیں۔ یہ دوسرے لوگوں کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہو سکتے ہیں عمل مسمریزم کہلاتے ہیں۔ پھر نجومی اور مسمریزم والے اقتداری پیشگوئیاں نہیں کر سکتے۔ اور نہ آج تک کسی نجومی نے کبھی مسمریزم کے کاموں میں ثبوت ہستی باری تعالیٰ کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ نہ مسمریزم کے اپنے اخلاق ایسے اعلیٰ نہیں ہوتے اور نہ اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باری تعالیٰ دے سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کر سکتا ہے۔ مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کر سکتا ہے۔ مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہیں کر سکتا بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہو جاتا ہے۔ اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ مسمریزم والے کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ ہی نہیں ہوتا۔ کیا آپ کو کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہوں اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کریں۔ میرے خیال ناقص میں وہ تو یہی کہا کرتے ہیں کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ میں وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی میں فرق ہے۔" (بدر قادیان مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۶)

(۲) "سوال۔ معجزہ اور مسمریزم میں کیا فرق ہے؟

(میاں صاحب نے) فرمایا مسمریزم والا جب چاہتا ہے یہ تماشہ کر سکتا ہے۔ اور اس کو ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔ لیکن معجزہ ہر وقت نہیں دکھایا جا سکتا اور نہ ہر شخص دکھا سکتا ہے۔ مسمریزم سکھلایا جا سکتا ہے اور معجزہ نہیں سکھلایا جا سکتا۔ اور بھی علمی فرق ہیں۔" (اخبار الفضل مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء صفحہ ۶)

(۳) مولوی نیاز محمد صاحب فتحپوری نے "معجزات انبیاء اور دیگر اعمال سحریہ کا فرق" کے عنوان سے ایک مضمون "خطیب" میں ۱۹۱۵ء میں چھپوایا تھا جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

(۱) پہلا فرق تدریج کا ہے۔ عامل مسمریزم سے یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ بدون تکمیل ضبط خیال کے اپنا پورا اثر کسی معمول پر ڈال سکے اور انبیاء کے لئے یہ شرط نہیں۔

(۲) اعمال نفسانی و روحانی میں اجتماع حواس۔ تخلیہ امور دنیا سے بے تعلقی تشتت ظنون، تردد خاطر سے دوری ہونی چاہیئے۔ لیکن برخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کے ہزاروں معجزات اضطراب اور پریشانی خاطر کی حالت میں رونما ہوئے بلکہ محاصرہ اور نرغۂ اعداء میں خاص طور سے ان کا ظہور ہوا۔

(۳) جس قدر آلات روحانی قوت نفسانی و روحانی کے بڑھانے میں آج تک معلوم ہوئے ہیں انبیاء علیہم السلام ان میں سے کسی کے محتاج نہ تھے۔

(۴) جب کوئی عامل مسمریزم اپنا اثر کسی دوسرے پر بغرض سلب امراض پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو کسی واسطہ و رابطہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام اس کے محتاج نہ تھے ان کو خدا نے یہ طاقت دی تھی کہ ادھر منہ سے کہا اور ادھر ہو گیا۔

(۵) مسمریزم کے معمول کے حواس خمسہ ظاہری بالکل مسلوب ہو جاتے ہیں لیکن برخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کسی امر غائب کا معائنہ کراتے تھے تو وہ شخص اپنی معمولی حالت میں رہتا تھا۔

(۶) مسمریزم کا اثر پیدا ہونے میں یہ شرط ہے کہ جس پر اثر ڈالا جائے اثر یا موثر کا منکر نہ ہو۔ لیکن انبیاء علیہم السلام جو جس قدر زیادہ منکر ہوتا تھا اسی قدر زیادہ اظہار اعجاز کرتے تھے۔

وہ کیسا ہی زبردست عامل بحر و مسمریزم اور کیسا ہی خواص حروف کا عالم کیوں نہ ہو لیکن انبیاء پر اس کے علم و عمل کا اثر نہیں ہوسکتا۔ اور انبیاء کا اثر اعجاز کوئی عامل نہیں روک سکتا۔"
(رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۱۵ء صفحہ)

(۴) **ہندو سادھو مسمریزم کرتے تھے**

"ایک صاحب نے سوال کیا کہ حبس دم وغیرہ کا خدا یابی سے کیا تعلق ہے؟ (میاں محمود صاحب نے) فرمایا۔ کچھ تعلق نہیں۔ میں نے غور کیا ہے کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے اور انہوں نے ہندو سادھوؤں میں دیکھا کہ وہ توجہ اور مسمریزم کرتے ہیں اور لوگوں میں ان کی وجہ سے اصل معجزات اور کرامات کے متعلق اشتباہ اور شک پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس شک و اشتباہ کو دور کرنے کے لئے اولیاء امت نے جو ہندوستان میں آئے اس کام کو بھی کیا تاکہ بتائیں کہ یہ کوئی کرامت نہیں۔ درحقیقت اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔"
(الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ)

(۵) "مسمریزم کسی استاد سے سیکھنا چاہئیے۔" (الفضل ۲۰ر مارچ ۱۹۲۲ء صفحہ)

(۶) "مسمریزم ایک دنیاوی علم ہے اس لئے احتیاطاً واقف کاروں نے اس علم میں پڑنے سے منع کیا ہے۔"
(الفضل ۱۵ر جولائی ۱۹۱۶ء صفحہ)

(۷) "مرزا صاحب مسمریزم نہیں جانتے تھے اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی مسمریزم کرے۔ اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔" (بدر قادیان ۱۸ر فروری ۱۹۰۹ء صفحہ)

(۸) **مسمریزم کا عمل کرنے والا**

"جس طرح مسمریزم کا عمل کرنے والا اپنی قوت ارادی سے معمول کے حواس ظاہری کو اپنے قابو میں کرکے اس کی قوت ارادی کو سلب کر دیتا ہے اور اس طرح جو اثر چاہے معمول پر ڈال سکتا ہے۔ اسی طرح ملہم کے حواس ظاہری کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔" (رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء صفحہ)

(۹) **مسمریزم کسبی ہے**

"مسمریزم کسبی ہے اور یہ انبیاء کی شان کے شایاں نہیں کہ وہ مسمریزم سیکھتے اور اس کی مشق کرتے پھریں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح نے اسے باذن و حکم الٰہی (دیکھو ازالہ صفحہ) شروع کیا تھا۔" (تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۲۸۱/۲۸۲)

(۱۰) "اصل خلق طیر جو کسی رنگ میں بھی خدا تعالیٰ کی خلق کے مشابہ ہو قرآن شریف سے نامکن ہے اور دوسری خلق مسمریزم والی ہے اس سے ایک نبی کی کوئی ایسی عظمت نہیں۔ اس قسم کی طرز سے وہ خالق طیر باذن اللہ ہو سکتے ہیں۔ اور وہ سب نبیوں کا کام ہے۔"
(تشحیذ الاذہان بابت اپریل ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۴۹)

(۱۱) **مسمریزم اور علم روحانیات**

"ایک دفعہ ایک بہت بڑے صوفی آپ (یعنی مرزا صاحب قادیانی) کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ وہ علم توجہ اور مسمریزم کے بڑے ماہر تھے۔ عرض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ علم توجہ اور مسمریزم پر ایک کتاب لکھوں۔ حضرت مرزا صاحب فرمانے لگے کہ صوفی صاحب اس علم سے خدا ملتا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا آگے ہی لوگ لہو و لعب میں مشغول ہیں۔ اب اس نئے کھیل تماشہ میں ڈال کر خدا سے غافل رکھنے کی راہیں کیوں پیدا کرتے ہیں۔" (پیغام صلح ۸ر ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ صفحہ)

(۱۲) **مسمریزم اچھی چیز نہیں ہے**

جناب مولوی محمد یامین صاحب احمدی دہلوی نے ایک دفعہ اپنے ایک مخالف مولوی فضل حق صاحب حنفی کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"اگر آپ کے نشانات خلاف عادت ثابت نہ ہوں بلکہ وہ مسمریزم اور شعبدہ بازی کے ثابت ہوں تو کیا آپ اپنی خلافت ابن مریم سے توبہ کرکے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔" (الحکم ۷ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

نتیجہ یہ نکلا کہ معجزہ اور مسمریزم میں بڑا بھاری فرق ہے۔ حضرت عیسٰے ابن مریم کی نسبت مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ مسمریزم میں آپ بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے سراسر جھوٹ ہے۔ بھلا نبی اللہ کو مسمریزم جیسے شعبدے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اور یہ لکھنا بھی صحیح نہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے جس طرح کسی نبی یا ولی کی نسبت یہ کہنا ناجائز ہوگا کہ وہ باذن و حکم الٰہی شعبدہ بازی میں کمال رکھتا تھا۔ قرآن کریم کی سورۃ آل عمران و سورۃ مائدہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کا اقرار ہے۔

علمائے کرام کا مقام اور ان کی ذمہ داری

از: قاضی محمد اسرائیل۔ مانسہرہ

انبیاء کرام کو اللہ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے دنیا میں مبعوث کیا۔ جب ایک نبی علیہ السلام کا انتقال ہوا تو دوسرا نبی اس کے بعد مبعوث کیا گیا۔ یہاں تک کہ سلسلہ رسل کی آخری کرن آمنہ کے لال عبداللہ کے دریتیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے پوری کائنات کیلئے رسول بنا کر بھیجا۔ اور یہ اعلان فرمایا کہ آپ کے بعد نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ اب لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے یہ نبیوں والا کام اس امت کے علماء کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اور خالق کائنات نے اعلان فرمایا کہ میرے بندوں میں سب سے زیادہ مجھ سے ڈرنے والے علماء ہیں علماء کرام کے ادب و احترام کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ علماء کرام کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے۔

میں ایک جھلک علماء کرام کے مقام اور مرتبہ کی آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ خالق ارض و سما رب العالمین نے قرآن پاک کے اندر اعلان فرمایا۔ کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔

دوسری جگہ اعلان فرمایا! اللہ پاک نے جو لوگ ایمان لائے ان کے درجے اور مرتبے بلند کرے گا۔ اور علم والے لوگوں کے بھی۔

اس آیت میں اللہ پاک نے علماء کرام کی عظمت و رفعت کا ذکر کیا ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا! وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے۔ جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے۔ ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور ہمارے عالم کی قدر نہ کرے۔ (ترغیب)

ایک اور مقام پر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں۔ جن کو منافق کے سوا کوئی شخص ہلکا (ذلیل) نہیں سمجھ سکتا۔ ایک وہ شخص جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا۔ دوسرا اہل علم، تیسرا منصف بادشاہ، (ترغیب)

ہماری آنکھوں کے نور دلوں کے سرور

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کا مقام بیان کرتے ہوئے فرمایا یا تو عالم دین بنکر یا طالبعلم یا علم کا سننے والا۔ یا (علم اور علماء) سے محبت کرنے والا۔ پانچویں قسم میں داخل نہ ہونا۔ ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ (مقاصد حسنہ)

حضرت علامہ حافظ ابن البر فرماتے ہیں۔ کہ پانچویں قسم سے مراد علماء کرام کی دشمنی ہے۔ اور ان سے بغض رکھنا۔ اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ تو عالم بن یا طالب علم اور اگر دونوں نہ ہو سکیں۔ تو علماء سے محبت رکھنا ان سے بغض نہ رکھنا۔ (مجمع)

آپ نے فرمایا قرآن کریم کے حاملین (علماء و حفاظ) قیامت کے دن جنت والوں کے سردار ہوں گے۔ (طبرانی)

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی نے جو بہت بڑے بزرگ، وہ لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی باتوں کا مسلمانوں سے عہد لیا۔ ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ میرے علماء کا احترام کرنا۔ علامہ شعرانی فرماتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عام عہد اس بات کا لیا گیا ہے۔ کہ ہم علماء کرام کا احترام اور اقرار کریں۔ اور ان کی تعظیم کریں۔ اور ہم میں یہ قدرت نہیں ہے کہ ان کے احسانات کا بدلہ ادا کر سکیں۔ چاہے وہ سب کچھ دے دیں۔ جو ہماری ملک میں ہے۔ اور خواہ مدرسۃ القرآن کی خدمت کو

سکیں۔ چاہے وہ سب کچھ دے دیں۔ جو ہماری ملک میں ہیں۔ اور خواہ مدرسۃ القرآن کی خدمت کرتے رہیں۔ اس معاہدے میں بہت سے مریدین کوتاہی کرنے لگے ہیں۔ حتیٰ کہ ہم کو ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو اپنے استاد کے حقوق واجب ادا کرتا ہو۔ یہ دین کے بارے میں ایک بڑی بیماری ہے۔ جس سے علم کی اہانت کا پتہ چلتا ہے۔ اور اس ذات اقدس کے حکم کے ساتھ لاپرواہی کا پتہ چلتا ہے۔ جس نے اس کا حکم فرمایا ہے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے علامہ شعرانی لکھتے ہیں کہ ہم لوگوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ایک عام عہد لیا گیا ہے۔ کہ ہم علماء اور اکابر کی تعظیم کریں۔ چاہے وہ خود اپنے علم پر عمل نہ کریں۔

اور ہم لوگ ان کے حقوق واجب کو پورا کریں اور ان کے ذاتی معاملہ کو اللہ کے سپرد کریں۔ جو شخص ان کے حقوق واجبہ اکرام اور تعظیم میں کوتاہی کرے۔

وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ اس لئے کہ علماء رسول اللہ صلی اللہ کے جانشین ہیں۔ اور ان کی شریعت کے حامل اور اس کے خادم۔

پس جو شخص ان کی اہانت کرتا ہے۔ تو یہ سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور تم غور کر لو۔ کہ بادشاہ اگر کسی کو ایلچی بنا کر کسی کے پاس بھیجے اور وہ اس کی اہانت کرے۔ تو بادشاہ ایلچی کی کس بات کو غور سے سنے گا۔ اور اپنی نعمت کو جو اس اہانت کرنے والے پر تھی۔ ہٹائے گا۔ اور اس کو اپنے دربار سے ہٹا دے گا۔ بخلاف اس شخص کے جو ایلچی کی تعظیم اور توقیر کرتا ہے۔ اور اس کا حق ادا کرتا ہے۔ اور بادشاہ بھی اسکو اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ علماء نبی کریم کے قاصد ہیں۔ اور جو ان کی عزت کرے گا۔ وہ انشاء اللہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جگہ پائے گا۔

جب علماء کرام آقائے نامدار صلی اللہ کے وارث اور جانشین ہیں تو پھر ہر موقعہ پر اور ہر موڑ پہ علماء کو امت کی راہنمائی کرنی ہوگی۔ اور امت کا فرض بنتا ہے۔ کہ وہ علماء کا ساتھ دیں۔ اور حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ علماء حق سے راہنمائی حاصل کرے اور کسی صورت میں علماء کا وقار مجروح نہ کیا جائے علماء تو زمین کے ستارے ہیں۔ ان سے روشنی لی جائے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ علماء کی مثال زمین پر ایسی ہے۔ جیسے آسمان پر ستارے۔ جن کے ذریعے جنگل کے اندھیروں اور سمندروں میں راستہ پہچانا جاتا ہے۔ اگر ستارے بے نور ہو جائیں تو یہ بات اقرب ہے کہ رہبران قوم راستے بھٹک جائیں۔ (ترغیب)

علماء کو چاہیئے کہ وہ اپنی روشنی سے پوری دنیا کو منور کر دیں علم و تقویٰ سے پوری امت کو مستفید کریں۔ ایک مقام پر آپ نے فرمایا کہ نبوت کے درجہ کے بہت قریب ایک جماعت علماء کی ہے۔ دوسرے مجاہدین کی۔ اس لئے کہ علماء اس چیز کا راستہ بتاتے ہیں۔ جو اللہ کے رسول لیکر آئے ہیں اور مجاہدین اپنی تلواروں سے اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

علماء کرام کا یہ فرض بنتا کہ وہ امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں۔ علماء کرام پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ پوری دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے کوشش کریں۔ علماء کرام کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ کوئی مانے یا نہ مانے حق کی آواز بلند کرتے رہیں۔ علماء امت انبیاء کرام نے قوم کی ہر موڑ اور ہر موقع پر اور ہر موڑ پر راہنمائی فرمائی۔ جس کی وجہ سے انبیاء کو ساحر مجنون اور دیوانہ کہا گیا۔ مگر انبیاء علیہم السلام نے اپنے مشن کو نہیں چھوڑا۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ اس پاک جماعت انبیاء کے جانشین ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے۔ اپنا سب کچھ دین کے لئے قربان کر دیں۔ علماء کرام کا یہ فرض بھی بنتا ہے۔ کہ عملی طور

باقی صفحہ پہ ملاحظہ فرمائیں

مرزائیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلھیگ بالا کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب امیر مقامی منعقد ہوا۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کی تمام سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے۔ آخر میں قاری محمد سلیمان عباسی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلھیگ بالا نے خطاب کرتے ہوئے عوام الناس سے اپیل کی کہ دشمنان نبوت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ شعبان میں امیر مرکزیہ کے دورے کے موقع پر بلھیگ بالا میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کرائی جائے گی

جھنگ انتظامیہ کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی روکنے کے لئے ربوہ میں قادیانی عبادت گاہوں اور تجارتی اداروں سے کلمہ طیبہ کے الفاظ حذف کرنے کی مہم شروع کرنے پر ضلعی انتظامیہ جھنگ کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کی توہین بند کرانے کے لئے قادیانی غیر مسلموں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔ت پ کے تحت مرزا منصور احمد، قائم مقام مرزا طاہر، مرزا خورشید احمد، مرزا غلام احمد، حکیم خورشید احمد اور دوسرے بڑے بڑے قادیانی ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے۔ اور قانون کی بالادستی قائم کرنے کے لئے کسی بڑے سے بڑے قادیانی رہنما کو نہ چھوڑا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین اور قانون کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں۔ اس لئے اپنی عبادت گاہوں، گھروں، دوکانوں، پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے بورڈ آویزاں کر کے خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے۔ جو زیر دفعہ ۲۹۸ سی بھی جرم ہے۔ چونکہ پاکستان میں دوسری غیر مسلم اقلیتیں عیسائی اپنے گرجا گھروں پر، ہندو مندروں پر اور سکھ گردواروں پر کلمہ طیبہ یا آیات قرآنی نہیں لکھ سکتے۔ اسی طرح قادیانی غیر مسلم بھی ربوہ یا دوسرے مقامات پر عبادت گاہوں وغیرہ پر کلمہ طیبہ کے بورڈ نہیں لگا سکتے۔

مسلمان ہونے پر مجھے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا

میرے قادیانی خاوند کو مسلمان ظاہر کرنے پر فوج سے نکال دیا گیا تھا

مرضی سے شادی کرنے پر میرے ماموں نے میرے باپ کو قتل کر دیا

مجھے قادیانیوں سے بچایا جائے

مسلمان ہونیوالی خاتون کی اپیل

احمد پور شرقیہ (نامہ نگار) قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والی تعلیم یافتہ نوجوان شادی شدہ خاتون نصرت انجم نے اپنے حلفیہ بیان میں کہا ہے۔ کہ اس کے عزیز جو کہ قادیانی ہیں۔ اسے مسلمان ہونے پر اس کی جان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اس نے قسم اٹھا کر کہا ہے کہ وہ مسلمان ہی رہنا چاہتی ہے۔ وہ عاقل و بالغ مسلمان ہے۔ اسے کسی نے اغوا نہیں کیا ہے۔ اس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس کے باقاعدہ اسلام قبول کرنے میں اس کے استاد محترم جنہیں وہ اپنا باپ سمجھتی ہے۔ اس کی رہبری و رہنمائی کی ہے۔ اب وہ خدا کے فضل و کرم سے مسلمان ہے۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ لیکن قادیانی جن سے اب کوئی رشتہ نہ کوئی تعلق ہے۔ اسے مارنے کے در پے ہیں۔ لڑکی نے بتایا کہ اس کا ایک ماموں بھی مرزائیوں سے مل گیا ہے۔ وہ اسے دوسروں کے ہاتھوں بیچ دینا چاہتا ہے۔ اس نے بتایا کہ سٹیٹ لائف انشورنس کمپنی میں اس کی ملازمت تھی۔ اسے ملازمت سے اس لیے نکال دیا گیا کہ وہ مسلمان ہو گئی ہے۔ اس نے بیان دیا ہے کہ وہ باشعور پڑھی لکھی خاتون ہیں۔ مذہب اسلام سچا مذہب ہے۔ وہ ختم نبوت پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ نصرت انجم نے اپنے بیان میں انکشاف کیا کہ اس کا باپ قادیانی تھا۔ اس نے اس کی ماں کو اغوا کر کے اس سے شادی کر لی تھی۔ جس پر اس کے ماموں نے اس کے ماں باپ کو قتل کر دیا تھا۔ وہ اور اس کی بہن بچپن ہی سے قادیانیوں کے گھر رہے۔ جب وہ گیارہ سال کی ہوئی تو اس پر مظالم ڈھائے گئے۔ اس کی دادی اور پھوپھی نے دھوکہ سے ایک بشیر نامی قادیانی سے جس نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔ اس نے خود کو اس پر مسلمان ظاہر کیا تو اس کا شوہر ناراض ہو گیا۔ اور اس کو ملا لیا۔ اور محبوس رکھا اس کے خاوند کو فوج سے اس لئے نکالا گیا کہ اس نے مرزائی ہونے کے باوجود خود کو مسلمان ظاہر کیا ہوا تھا۔ خاوند کے ظلم کے باوجود وہ اپنے عقیدہ پر قائم رہی۔

(جنگ لاہور ۲ نومبر)

یوتھ فورس سندھ کے راہنما لاہور میں

کنڈہ کوٹ:۔ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کے صدر اور مرکزی نائب صدر ایم انور کھوسہ، صوبہ سندھ کے سیکرٹری جنرل اور مرکزی سیکرٹری نیاز احمد گلانی مرکزی دفتر ختم نبوت دفتر لاہور پہنچے۔ لاہور میں انہوں نے مولانا کریم بخش صاحب، اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف صاحب مرکزی ناظم دفتر مولانا مظہر محمد، اور دیگر اراکین سے تفصیلی ملاقات کی۔ ان راہنماؤں نے ختم نبوت کو مزید فعال بنانے کیلئے صلاح و مشورہ کیا۔

مولوی فقیر محمد دار الاحسان میں

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد رب (سوجھ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد میں معروف روحانی بزرگ صوفی محمد برکت علی سے ملاقات کی۔ اور قادیانی لوگوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے۔ اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی کے بارے میں کتابوں کا ایک سیٹ پیش کیا۔ جس میں امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء۔ قادیانیوں کے بارے میں

وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ اردو ترجمہ :۔ قادیانیت انگریزی کتاب مرتبہ علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۔ ۳-۲ ۔ نومبر ختم نبوت کانفرنس صدیق ربوہ کے اشتہار شامل ہیں۔ بعد ازاں حضرت صوفی صاحب کے فرمان پر مولوی دین محمد فقیر نے درس حکمت کے مقالات پڑھ کر سنائے۔ اور ایک کتاب خانقاہی نظام مؤلفہ صاحبزادی انیس اختر بنت صوفی محمد برکت علی لدھیانوی کا تحفہ دیا گیا۔ اور دعائے خیر کی گئی۔ مولوی فقیر محمد نے خصوصی شفقت مہربانی اور ملاقات کا وقت عنایت کرنے پر حضرت قبلہ صوفی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔

اسیر مالٹا مولانا عزیز گل ؒ کی وفات پر اظہار تعزیت۔

بہاولپور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں اسیر مالٹا مولانا عزیز گل ؒ کی وفات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کی وفات سے ملک ایک ممتاز عالم دین، مجاہد تحریک آزادی اور یادگار سلف کے وجود سے محروم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے چہیتے شاگرد اور ان کے ساتھ چار سال تک مالٹا کی جیل میں قید رہے۔ اور بعد ازاں آزادی ہند اور پاکستان کی جدوجہد میں شامل رہے۔ مولانا مرحوم تحریک ریشمی رومال کی آخری نشانی تھے۔ خداوند قدوس حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ اور ان کے درجات کو بلند فرمائیں۔

محمد ممتاز اعوان کو صدمہ

گذشتہ دنوں ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان کے دو حقیقی بھتیجے ایک ہی وقت میں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلمان منیر، کونسلر پنجاب کے صدر عبید الرحمٰن قریشی، لاہور ڈویژن کے صدر حافظ افتخار احمد فخر اور ضلع لاہور کے صدر چوہدری خادم حسین طاہر نے اپنے مشترکہ بیان میں محمد ممتاز اعوان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان معصوم بچوں کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا احتجاج۔

حاصل پور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم و مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ بابری مسجد کے تحفظ کے لئے عالم اسلام مشرکین ہند کے خلاف جہاد کا اعلان کرے۔ وہ یہاں مرکزی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک مسلمانانِ عالم اسلام اپنے اندر جذبۂ اتحاد پیدا نہیں کرتے وہ یہود و ہنود، قادیانیوں اور کمیونسٹوں کی سازشوں کا شکار رہیں گے۔ مسلمانوں کا جذبہ جہاد وہ عظیم جذبہ ہے۔ جسے انگریز سامراج اور روس گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔

بابری مسجد کے مسئلہ پر کوئٹہ میں شدید احتجاج

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب صدر امیر و مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے۔ تلنگی بابری مسجد کو بت کدہ میں تبدیل کرنے اور درجنوں مسلمانوں کے قتل عام و گرفتاریوں پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور حکومت ہندوستان کو خبردار کیا کہ اگر وہ مسلم اقلیت کے مال و جان کے تحفظ اور شعائر اللہ کی حفاظت نہیں کرے گی۔ تو پھر یہ ایک ایسا کھیل ہوگا۔ کہ دوسری اقلیت بھی اپنے ہاں کی اقلیت سے ایسا کرنے کا سوچے گی۔ جو کہ نہایت غلط بنیاد ہوگی۔

مسجد شہید گنج مسلمانوں کے حوالے کی جائے

چیچہ وطنی (نامہ نگار) گذشتہ روز مختلف جماعتوں اور اداروں کے نمائندوں کا ایک ہنگامی اجلاس مرکزی مسجد عثمانیہ میں ہوا۔ جس میں حبیب اللہ چیمہ، رانا قمر الاسلام، حاجی عیش محمد، قاری محمد قاسم، صوفی محمد شفیق، علامہ عثمان غنی، صوفی نعیم احمد چیمہ، مولانا الیاس قاسمی، خالد لطیف چیمہ، رائے نیاز محمد خان، ڈاکٹر اللہ بخش، حافظ محمد نعیم، مولانا یار محمد، پیر جی عبد العلیم نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے۔ حبیب اللہ چیمہ نے کہا کہ بابری مسجد کا واقعہ بھی ہندو، اور قادیانی سازش کا نتیجہ ہے۔ چونکہ ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف ہونیوالی زیادتیوں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ اور بھارتی حکومت اپنے مذموم عزائم کے لئے پاکستانی قادیانیوں کو استعمال کر رہی ہے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر وفاقی اور صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ لاہور ہائی کورٹ میں مسجد شہید گنج کے متعلق جو رٹ دائر کی گئی ہے۔ اس کا فیصلہ کر کے مسجد مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے۔

خادم حسین طاہر ختم نبوت یوتھ فورس ضلع لاہور کے صدر منتخب کر لئے گئے

لاہور (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع لاہور کی جنرل کونسل کا انتخابی اجلاس گذشتہ روز دفتر ختم نبوت دہلی گیٹ میں ڈویژنل صدر لاہور حافظ افتخار احمد فخر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جبکہ مہمان خصوصی مرکزی جنرل سیکرٹری یوتھ فورس محمد ممتاز اعوان تھے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ممتاز سماجی کارکن چوہدری خادم حسین طاہر کو ختم نبوت یوتھ فورس ضلع لاہور کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ جبکہ دیگر عہدیداروں کے لئے صدر کو اختیار دے دیا گیا۔ کہ وہ جسے اپنی صوابدید پہ ضلعی عہدے دار مقرر کریں۔

ربوہ میں عمداً اشتعال انگیزی کیلئے امتناع قادیانیت آرڈیننس کیخلاف ورزی کی جارہی ہے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایس ایس پی جھنگ عبدالقدیر بھٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف ورزی پر قصور وار قادیانی غیر مسلموں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸/سی مقدمات درج کئے جائیں اور کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی توہین بند کرانے کے لئے موثر کاروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد ربوہ کے بڑے بڑے قادیانیوں نے جان بوجھ کر اپنے دفاتر، رہائش گاہوں، تجارتی اداروں اور عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھ کر آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق ربوہ میں مندرج ذیل جگہوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھے اور بورڈ آویزاں کرنے پر سرکردہ قادیانی غیر مسلم رہنماؤں کے خلاف پرچہ درج کرکے اور ان کو گرفتار کرکے جیل بھیجا جائے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ملزم مرزا طاہر احمد، ملزم محمد اسلم شاد منگلا۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ملزمان مرزا منصور احمد، ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان، میجر حمید احمد، کلیم ناظم جائیداد، دارالضیافت ملزم ملک منور احمد، جاوید نائب ناظر دارالضیافت، دفاتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، ملزم صدر چوہدری حمید اللہ کا متفقاً صدر مرزا خورشید احمد، عبادت گاہ اقصیٰ، ملزم سلطان محمود انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ عبادت گاہ مبارک ملزم سلطان محمود انور، جامعہ احمدیہ، ملزم میر محمود احمد ناصر پرنسپل، بیت المہدی گول بازار ملزم حکیم خورشید احمد عمری، کوٹھی مرزا خورشید احمد، کوٹھی، ملزم مرزا غلام احمد، نام نہاد بہشتی مقبرہ، جس میں رائل فیملی کی ۲۹ قبریں ہیں۔ ان پر جو کتبے لگے ہوئے ہیں۔ ان پر کلمہ طیبہ آیات قرآنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درج ہے۔ ملزمان مرزا عبدالصمد احمد سیکرٹری مجلس کارپرداز، بہشتی مقبرہ، ملزم سلطان محمود انور اس کے علاوہ ربوہ میں تمام محلہ جات کی قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی درج ہیں۔ ان کے مربی ملزمان اور جن قادیانیوں کے گھروں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی درج ہیں۔ ان کے خلاف بھی الگ الگ پرچے درج کرکے قصور وار قادیانی ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔ اور ہر حالت میں قانون کی بالادستی قائم کی جائے۔ اور ربوہ میں بھی پاکستان کے آئین اور قانون کی خلاف ورزی بند کرائی جائے۔

امیر مرکزیہ ۲۹، دسمبر کو چیچہ وطنی پہنچیں گے

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما الحاج حافظ عبدالرشید ندیم چیمہ نے ہندوؤں کی طرف سے بابری مسجد پر مندر تعمیر کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت فوری طور پر بھارت سے سفارتی تعلقات ختم کردے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی قربانیاں تاریخ کا حصہ ہیں۔ اور ہندوؤں کو مسجد شہید گنج اور مسجد فتح پور کی قربانیاں نہیں بھولنی چاہیئں۔ مجاہد ختم نبوت خالد لطیف چیمہ نے بتایا ہے کہ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ ۲۹، دسمبر ۱۹۸۹ء کو چیچہ وطنی تشریف لارہے ہیں جہاں آپ ہاؤسنگ سوسائٹی ٹاؤن میں جدید دارالعلوم ختم نبوت کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اور یہ مرزائیت کے خلاف پورے علاقہ میں مسلمانوں کا مضبوط محاذ بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات کا تقرر،

لاہور (پ۔ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان صوبہ پنجاب کے صدر عبیدالرحمٰن قریشی نے اپنے تنظیمی دورہ کے دوران لاہور کے ممتاز طالب علم رہنما جناب ایم سلیمان طارق کو ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کا سیکرٹری اطلاعات و نشر و اشاعت مقرر کیا ہے۔

اسیر مالٹا کی رحلت پر مولانا انوار الحق کا اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن و مرکزی جامع مسجد کوٹ کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تحریک آزادی ہند کے عظیم راہنما اسیر مالٹا، شیخ الہند کے آخری رفیق تحریک ریشمی رومال کے روح رواں حضرت مولانا عزیز گل کے انتقال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ انگریز کو برصغیر سے دیش بدر کرنے کے لئے جب شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ نے یاغستان صوبہ سرحد کو آزادی کا مرکز بنایا۔ تو مولانا عزیز گل نے سرحد کے قبائل کو انگریز سے جہاد کے لئے منظم کیا۔ ۱۹۱۷ء میں حجاز مقدس سے انگریز نے شیخ الہندؒ کو گرفتار کرکے مالٹا جیل پہنچایا تو اسوقت اپنے شیخ کے ہمراہ مولانا عزیز گل اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے بھی چار سال تک اسارات مالٹا کی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ تحریک ریشمی رومال کے صف اول کے راہنماؤں میں سے مولانا عزیز گل کا شمار ہوتا ہے۔

جمعیۃ طلباء تحفظ ختم نبوت کا یوتھ فورس میں انضمام،

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے بانی و مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے لاہور میں قائم شدہ طلباء کی تنظیم جمعیت طلباء تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے ملاقات کرکے انہیں دعوت دی کہ وہ دینی و فنی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و دیگر شعبہ زندگی سے تعلق

باقی صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: حضرت عمر فاروقؓ

کے رونے کی آواز آ رہی ہے اور چولہے پر دیگچی رکھی ہوئی تھی خاتون خانہ سے دریافت کیا کہ بچے کیوں رو رہے ہیں تو اس نے جواب دیا بھوک کی وجہ سے! آپ نے فرمایا دیگچی میں کیا چیز ہے تو اس صحابیہ نے کہا اس میں پانی ہے جو بچوں کو بہلانے کیلئے رکھا ہے تاکہ سو جائیں امیرالمومنین رونے لگے اور فوراً بیت المال میں تشریف لے گئے اور کچھ گھی آٹا اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے بوری میں ڈالے اور فرمایا کہ اے اسلم میری پیٹھ پر لاد دو حضرت اسلم نے فرمایا امیرالمومنین اس کو میں لے جاؤں گا تو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ نہیں قیامت کو جوابدہی مجھ سے ہی ہوگی لہذا میں خود اٹھاؤں گا وہ لے کر اس عورت کے گھر پہنچے خود کھانا تیار کیا اور خود نکال کر بچوں کو کھلایا اور جب بچے سیر ہوگئے تو آپس میں کھیلنے لگے حضرت عمر فاروقؓ مسلسل ان بچوں کو غور سے دیکھ رہے تھے صحابہ نے جب آپ باہر نکلنے لگے تو کہا خلیفہ ہونے کے لائق تو آپ تھے لوگوں نے ویسے ہی عمر کو بنا دیا جب باہر نکلے تو حضرت اسلم نے عرض کی حضرت باقی باتیں تو میری سمجھ میں آگئیں لیکن آپ ان بچوں کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے جب وہ کھانے کے بعد ہنس کھیل رہے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے ان بچوں کو روتا ہوا دیکھا تھا میں چاہتا تھا کہ ہنستا ہوا بھی دیکھوں تاکہ کل خدا کے سامنے جواب دہی کر سکوں۔

جب ایران فتح ہوا تو کثیر تعداد میں مال غنیمت آیا مسجد نبوی میں فرش بچھایا گیا اور مال کا ڈھیر لگایا گیا تمام صحابہ جمع ہوئے تو حضرت عمر فاروقؓ نے ایک ہزار درہم حضرت حسنؓ اور ایک ہزار حضرت امام حسینؓ کو دیئے اور پانچ سو درہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیئے انہوں نے کہا امیرالمومنین میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کرتا تھا اور حضرت حسینؓ تو اس وقت بچے تھے مگر ان کو آپ نے مجھ سے زیادہ دیا۔ امیرالمومنین حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا بیٹا تم حضرات حسنینؓ سے کس طرح برابر ہو سکتے ہو اچھا تو ان کے باپ جیسا اپنا باپ دکھلاؤ، ان کی ماں جیسی اپنی ماں، ان کے نانا جیسا اپنا نانا ان کی نانی جیسی اپنی نانی، ان کے چچا جیسے اپنے چچا، ان کے ماموں جیسا اپنا ماموں ان کی خالہ جیسی اپنی خالہ پیش کرو ورنہ اب کبھی ان کی برابری نہ کرنا۔ سنو ان کے والد حضرت علی مرتضیٰؓ ہیں۔ ان کی ماں حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہیں ان کے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ان کی نانی حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب ہیں ان کے ماموں ابراہیم فرزند رسول نبی اکرمؐ ان کی خالہ رقیہؓ اور ام کلثومؓ ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ (خلفائے راشدین ص

ایک رات آپ گشت فرما رہے تھے کہ مدینہ سے باہر ایک نیا خیمہ دیکھا کہ باہر ایک اعرابی بیٹھا ہوا ہے اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے اور اس سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک خیمہ سے رونے کی آواز آئی آپ نے دریافت کیا کہ یہ رونے کی آواز کیسی؟ اس اعرابی نے کہا یہ تم سے تعلق نہیں رکھتی میری بیوی ہے اس کے دردزہ کا وقت ہے یہ سن کر آپ مکان پر تشریف لے گئے اور فرمایا اے ام کلثومؓ ذرا کپڑے تو پہنو میرے ہمراہ چلو چنانچہ آپ ان کو لے کر اس اعرابی کے پاس پہنچے فرمایا کہ اس عورت کو تم اجازت اندر جانے کی دیتے ہو اس کی وجہ سے تنہائی کی تکلیف رفع ہوگی اس اعرابی نے اجازت دی اور وہ اندر تشریف لے گئیں تھوڑی دیر کے بعد حضرت ام کلثومؓ نے پکار کر امیرالمومنین اپنے دوست کو خوشخبری دیجئے کہ لڑکا پیدا ہوا ہے اس اعرابی نے جو امیرالمومنین کہتے سنا تو کانپ گیا اور جلدی سے مؤدب ہو کر بیٹھا۔ معذرت کرنے لگا آپ نے فرمایا کوئی حرج کی بات نہیں صبح کو ہمارے پاس آنا اس بچہ کا وظیفہ مقرر کر کے اس کو بھیج دیا۔ خلفائے راشدین ص۱۱۹

ایک دفعہ روم یا کسی دوسری حکومت کا ایلچی آیا اور مدینہ منورہ میں حضرت فاروق اعظمؓ کا محل تلاش کرتا تھا صحابہ نے کہا کہ ہمارے امیرالمومنین کا کوئی شاہی محل نہیں وہ کہیں باہر جنگل میں آرام فرما ہوں گے۔ وہ تلاش کرتا ہوا جا پہنچا آپ اپنے درے کو سر کے نیچے رکھ کر سو رہے ہیں اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ اس شخص کی وجہ سے ہماری نیندیں حرام ہیں۔ اور یہ کتنے سکون سے بغیر کسی فوج اور پولیس کی حفاظت کے سویا ہوا ہے کیوں نہ اس کا قصہ پاک کر دوں یہ تو بہت آسان ہے اس نے تلوار میان سے نکالی تو اچانک دو ببر شیر نمودار ہوئے اور اس ایلچی پر حملہ کرنے کا انداز اختیار کیا اس کی چیخیں نکل گئیں حضرت فاروق اعظمؓ بیدار ہوئے اور اس ایلچی نے سارا ماجرا بیان کیا اور مسلمان ہو گیا۔

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات _ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman.
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

بقیہ: اداریہ

یہ چیلنج ہے کہ اگر کوئی قادیانی یہ ثابت کر دے کہ ایسا کوئی حوالہ نہیں اور یہ محض ہمارا الزام ہے تو ہم قادیانیوں کو (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھ روپیہ بطور انعام پیش کریں گے، ہماری طرف سے قادیانیوں کو ایک ہفتہ کی مہلت ہے۔ ورنہ ان کی شکست اور راہ فرار تصور کرتے ہوئے وہ حوالہ مع کتاب کے عکس کے شائع کر دیں گے۔

اگر ہمارا دعویٰ درست ثابت ہو جائے۔ اور ہم وہ حوالہ پیش کر دیں تو پھر قادیانیوں کا فرض ہے کہ وہ انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزائے قادیانی پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ اور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر اپنی عاقبت سنوار لیں۔ ورنہ یہ سوچ کر دنیا سے جانے کے بعد پہلی منزل قبر ہے۔ اور قبر میں ایک خدا (اللہ رب العزت) ایک دین (دین اسلام) اور ایک نبی (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ہی سوال ہوگا۔ دو نبیوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا اچھی طرح سوچ لیں۔ اس وقت کیا جواب دو گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حق سمجھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: آخرت کی فکر

اور اللہ کی نافرمانی کر کے ہم ہرگز ہرگز جنت میں نہیں جا سکیں گے۔ جو لوگ اپنی زندگی میں نیک اعمال کریں گے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا حاصل کریں گے۔ قیامت کے دن وہ خوش ہوں گے۔ ان کے چہرے روشن ہوں گے۔

بقیہ: تحصیل علم کی فضیلت

بقائے اسلام کی نیت رکھے۔

- علم میں اضافہ کرنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ رب زدنی علماً ہمیشہ ورد میں رکھیں۔ اور اس درود شریف کو کثرت سے پڑھئے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلہٖ وسلم

بقیہ: اللہ کی راہ

مخاطب کرتا ہے ع

سمجھ کر اے خرد اس دل کو پابندی علائق کر
یہ دیوانہ اڑا دیتا ہے ہر زنجیر کے ٹکڑے!

کیونکہ

ع کیا ڈر ہے اگر ساری خدائی ہو مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے!

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

اور پھر انسان یہ کہتا ہوا کہ

ع ساری دنیا کی نگاہوں سے گرا ہے مجذوب
تب کہیں جا کر ترے دل میں جگہ پائی ہے

لوگوں کو اس طرح دعا دیتا ہے۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے!
کہ ترے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

بقیہ: خبر یں

رکھنے والے مسلم نوجوانوں کی واحد ملک گیر تنظیم ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان میں شامل ہو کر مشترکہ جدوجہد کریں۔ جس پر جمعیت طلباء تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے ممتاز اعوان صاحب کی دعوت قبول کرتے ہوئے ختم نبوت یوتھ فورس میں اپنی تنظیم کو ضم کر کے یوتھ فورس میں کام کرنے کا عزم کیا۔ علاوہ ازیں ختم نبوت یوتھ فورس کے بانی و مرکزی راہنما محمد ممتاز اعوان نے اسی طرح ملک کے مختلف حصوں میں قائم طلباء و نوجوانوں کی علاقائی تنظیموں سے درخواست کی ہے کہ وہ جمعیت طلبہ تحفظ ختم نبوت کی تقلید کرتے ہوئے مدارس عربیہ، یونیورسٹیز، کالجز، سکولز، کے دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی مسلم نوجوان کی واحد ملک گیر تنظیم ختم نبوت یوتھ فورس میں شامل ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ملک گیر جدوجہد کریں۔ نیز رابطے کے لئے محمد ممتاز اعوان دفتر ختم نبوت بیرون دہلی گیٹ لاہور فون نمبر ۵۴۴۳۳

مرزائیت کا پرچار کرنے والے ۹ قادیانیوں کو گرفتار کر لیا گیا

صادق آباد ۔ بہ فری موبائیل ڈسپنسری کے ذریعے غریب لوگوں کے مفت علاج کے بہانے مرزائیت کا پرچار کرنے والے ۹ قادیانیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مشن کا انچارج محکمہ انہار کا ایس ای فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس واقعہ پر شہر لیاقت پور میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا تفصیل کے مطابق محکمہ انہار رحیم یار خان ایس ای چوہدری نذیر احمد کی سربراہی میں قادیانیوں کا ایک قافلہ فری موبائل ڈسپنسری کے ذریعے غرباء کے علاج کی آڑ میں قادیانیت کے پرچار کے لئے نواحی چک ۸۶ عباسیہ میں پہنچا۔ قافلہ میں شامل افراد محکمہ انہار کی سرکاری پجارو گاڑی اور ایک پرائیویٹ جیپ ۹۰۰ بی آر میں سوار تھے۔ انہوں نے مختصر وقت میں مفت علاج معالجہ کی غرض سے گاؤں کے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ اور پھر وی سی آر کے ذریعے مرزا طاہر کی تقاریر کی ویڈیو فلم دکھانی شروع کر دی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لیاقت پور پولیس نے چھاپہ مار کر ۹ افراد کو گرفتار کر لیا۔ جن میں ڈیرہ کا مالک عبدالرزاق مجسٹریٹ ریٹائرڈ بشیر احمد سکنہ بہاولپور عبدالمجیب سکنہ اوچ شریف ڈاکٹر اطہر محمود، ڈاکٹر ارشد احمد، ڈاکٹر ناصر احمد چیمہ، ساکنان بہاولپور اور قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں زیر تعلیم عبدالرشید اور رشید مشہود احمد، اور علیم الدین احمد شامل ہیں۔ ایس ای محکمہ انہار چوہدری نذیر احمد فرار ہو گیا۔ اس خبر کی اطلاع ملتے ہی لیاقت پور میں زبردست احتجاجی مظاہرہ اور جلوس نکالا گیا۔ جس نے شہر کی تمام سڑکوں کا چکر لگایا شرکاء اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر کے سامنے جمع ہو گئے۔ جن میں مولانا محمد سلیم نقشبندی مولانا سرور سلفی اور مولانا عبداللہ حنفی نے بھی خطاب کیا۔ پولیس نے ملزموں کے خلاف ۱۶ ایم پی او اور زیر دفعہ ۲۹۸ ت پ مقدمہ درج کر لیا۔ مظاہرین نے ملزم کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اسسٹنٹ کمشنر چوہدری افتخار اور ڈی ایس پی سید صدر حسین شاہ کی یقین دہانی پر مظاہرین پر امن طور پر منتشر ہو گئے۔

بقیہ : بزم ختم نبوت

ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ اور بعض نے دعویٰ نبوت دائر کردیا۔

مرزائے قادیاں پرلعنت سارے جہاں کی
مرزائے قادیان پہ ہو لعنت ہر انساں کی

ہدیہ تبریک

★ محمد عطاء اللہ شام کوٹی ماموں کانجن

بندہ عرصہ ۲ سال سے ہفت روزہ ختم نبوت کا قاری ہے۔ جب تک پرچہ وصول نہ ہو تو طبیعت میں بے چینی ہو جاتی ہے۔ ماشاء اللہ آپ کی شب و روز دینی اور ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات کو میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ خصوصاً خواجہ خواجگان مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ آف کندیاں شریف کی سرپرستی کی وجہ سے کہ موجودہ دور میں ہفت روزہ ختم نبوت ہر مسلمان کی تقریباً ضرورت بن چکا ہے۔ اللہ اخلاص کی دولت عطا کرے۔

ختم نبوت ایک روشن چراغ

★ غزالہ انجم مانسہرہ

ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے خریدتی ہوں۔ اور بڑے شوق سے پڑھتی ہوں۔ یہ رسالہ ایک ایسا روشن چراغ ہے جس کی روشنی سے ٹھوکر کھانے والا انسان سنبھل جاتا ہے۔ اگر اسی طرح یہ چراغ جلتا رہا تو پھر پوری دنیا ایک دن روشن ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آخر میں ایک شعر پیش خدمت ہے۔

حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ بن
گر تجھے ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن

رسالہ سے خوشی ہوتی ہے

★ شاہد محمود اشرف العلوم گوجرانوالہ

میں رسالہ ختم نبوت کا پرانا قاری ہوں۔ مجھے رسالہ کے مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ جب بھی رسالہ آتا ہے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ میری دعا ہے کہ رسالہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ (آمین)

جماعتی رفقاء، لائبریریوں کے انچارج اور اہل علم حضرات سے ایک دردمندانہ درخواست

رد قادیانیت پر امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے گذشتہ صدی میں اتنا لکھا ہے کہ اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ رد قادیانیت کی کتابوں کے تعارف پر فقیر نے کام شروع کیا جو گذشتہ ایک سال سے جاری ہے۔ اس کے لئے پاکستان کے متعدد ذاتی و قومی کتب خانوں کی گرد چھانی۔ اللہ رب العزت کا فضل و احسان ہے کہ اس وقت تک ساڑھے آٹھ سو کتب و رسائل کے تعارف کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ تعارف میں کتاب کا نام، مصنف، صفحات، سن اشاعت اور موضوع و مباحث کی پوری تفصیل آگئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر دفتر ملتان کی لائبریری میں اس عنوان پر اتنا ذخیرہ کتب ہے کہ اتنا شاید دنیا کی کسی لائبریری میں نہ ہو۔ تاہم یہ بھی واقعہ ہے کہ اس عنوان پر لکھی گئی کتب و رسائل کی بہت بڑی تعداد ہماری دسترس سے اس وقت بھی باہر ہے۔

اسلئے جماعتی رفقاء، قومی لائبریریوں کے انچارج حضرات، اور اہل علم سے درخواست ہے کہ ان کے پاس رد قادیانیت پر جتنی کتابیں ہوں ان کی فہرست کتاب کا نام مع مصنف کے کوائف مرتب کر کے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ یہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہوگی آپ کی مرسلہ فہرست میں کوئی ایسی کتاب ہوئی جس کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تو فقیر خود حاضری دے گا بہت ہی زیادہ تاکید و ادب کے ساتھ،

آپ کا مخلص :- اللہ وسایا

● کیا یہ کتاب آپ کے پاس ہے؟ ●

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیروی رحمۃ اللہ علیہ قادیانیت کی تردید میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ نے اتنی رسائل و کتابیں لکھیں اور اپنے حلقہ سے لکھوائیں کہ اس پر وہ پوری امت کیطرف سے شکریہ کے مستحق ہیں آپ کے زمانہ میں رد قادیانیت کے تعارف و فہرست پر مشتمل ایک کتاب لکھی گئی جو خانقاہ مونگیر بھارت سے شائع ہوئی جس کا نام "حفاظت ایمان کی کتابیں" تھا اسی کتاب سے رد قادیانیت کی کتابوں کی فہرست حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب قائد قادیان میں بھی دی ہے۔ "حفاظت ایمان کی کتابیں" نامی کتاب ہمارے مرکزی دفتر ملتان کی لائبریری کے لیئے درکار ہے اندرون ملک یا بیرون ملک بالخصوص انڈیا کے جس عالم دین کی لائبریری میں یہ کتاب ہو اصل یا فوٹو سٹیٹ ذیل کے پتہ پر مہیا کر کے ممنون احسان فرمائیں

والسلام

(مولانا) اللہ وسایا دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

روزنامہ جنگ کا مقبول عام سلسلہ

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

حصہ اوّل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

صفحات ۴۰۰

کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے

قیمت ۱۵۰ روپے

◄ دلچسپ مسائل، معرکۃ الآراء سوال و جواب کا نہایت مفید اور عام فہم انداز کا مجموعہ۔ اہم ترین اضافوں کے ساتھ۔

◄ ایمان، عقائد، اجتہاد، تقلید، محاسن اسلام، علامات قیامت، عقیدۂ ختم نبوت، عذاب قبر اور توہم پرستی وغیرہ ایسے بہت سے عنوانات پر مشتمل شافی جوابات کا اپنی نوعیت کا بے مثال فتاویٰ! جس کا بے تابی سے انتظار تھا۔

◄ کمپیوٹر کی کتابت، عمدہ طباعت اور رنگین جلد میں دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ طلباء و تاجران کیلئے خصوصی رعایت۔

مکتبہ بیّنات

جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵